آسان اور عام فہم انداز میں 24 گھنٹے کی زندگی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں، جامع دعاؤں اور مختصر چہل حدیث پر مشتمل مجموعہ۔ جسے پڑھ کر دلوں میں اسوۂ حسنہ اپنانے کا جذبہ بیدار ہوگا۔ بہت سے مکاتب و مدارس اور عصری اداروں میں داخل نصاب اور معاشرے کے دیگر مختلف طبقات میں نہایت پذیرائی حاصل کرنے والی ایک ایسی جامع و مبارک کتاب جو عوام و خواص کیلئے یکساں مفید اور ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔

مقدمہ

حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم
دار الافتاء جامع مسجد فاروق اعظمؓ صادق آباد

تالیف

مفتی محمد صاحب صادق آبادی
خادم دار العلوم صادق آباد

ادارۂ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان

تصحیح و تسہیل شدہ جدید ایڈیشن

گلدستۂ سنت

مع نماز سنت کے مطابق پڑھیے

آسان اور عام فہم انداز میں 24 گھنٹے کی زندگی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں، جامع دعاؤں اور مختصر چہل حدیث پر مشتمل مجموعہ۔ جسے پڑھ کر دلوں میں اسوۂ حسنہ اپنانے کا جذبہ بیدار ہوگا۔ بہت سے مکاتب و مدارس اور عصری اداروں میں داخل نصاب اور معاشرے کے دیگر مختلف طبقات میں نہایت پذیرائی حاصل کرنے والی ایک ایسی جامع و مبارک کتاب جو عوام و خواص کیلئے یکساں مفید اور ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔

مقدمہ

حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

بانی و سرپرست دارالعلوم صادق آباد

تالیف

مفتی محمد صاحب صادق آبادی

خادم دارالعلوم صادق آباد

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان 0322-6180738

گلدستۂ سنّت

تاریخ اشاعت..............رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

ناشر..............ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت..............سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان

مکتبہ دار العلوم صادق آباد....صادق آباد　جامع مسجد فاروق اعظم.....الفلاح ٹاؤن....صادق آباد

مکتبۃ الاظہر.....بانو بازار....رحیم یار خان　مکتبۃ الامہ.....مین نہر کنارہ روڈ....رحیم یار خان

ادارہ اسلامیات........انار کلی......لاہور　اسلامی کتب خانہ....بنوری ٹاؤن....کراچی

مکتبہ سید احمد شہید......اردو بازار.....لاہور　دار الاشاعت......اردو بازار......کراچی

مکتبہ رحمانیہ......اردو بازار ......لاہور　مکتبہ دار الاخلاص....قصہ خوانی بازار.....پشاور

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

اما بعد! ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے جس کا اولین فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی سنت مطہرہ کے مطابق گزارے۔

ہمارے اسلاف نے جہاں اتباع سنت پر زور دیا ہے وہاں ہر دور کے اہل علم نے اس موضوع پر ضخیم کتب سے لیکر چھوٹے بڑے رسائل مرتب کیے ہیں جن سے ہر مسلمان بآسانی استفادہ کر کے اپنے شب و روز سنت کے سانچے میں ڈھال سکتا ہے اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبانہ طرز زندگی اپنا کر خود کو بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا سکتا ہے۔

اس مبارک سلسلہ کی ایک جدید کاوش محترم مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ کے صاحبزادے مفتی محمد صاحب مدظلہ نے بھی کی ہے اور سنت کے مختلف پھولوں کو خوشنما ترتیب دیکر ایک گلدستہ تیار کیا ہے جس کی معطر خوشبو سے ہر شخص اپنے دامن کو سنت سے آراستہ کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب ہر لحاظ سے گلدستہ سنت ہے۔

ہند و پاک میں اس موضوع پر جتنی متداول کتب ہیں ان سب کو سامنے رکھ کر یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے اس میں اختصار کے ساتھ جامعیت بھی ہے۔ بہت سی مساجد میں اس کی تعلیم ہو رہی ہے اور متعدد

مدارس و مکاتب میں اسے داخل نصاب کیا گیا ہے۔قدیم و جدید اداروں بالخصوص تبلیغی جماعت کے حلقوں میں اسے نہایت پذیرائی حاصل ہوئی ہے اوراس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قلیل عرصے میں اس کے چار ایڈیشن ختم ہوگئے ہیں اوراب یہ پانچویں بار زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہی ہے۔

اس جدید ایڈیشن میں تصحیح اغلاط' تسہیل الفاظ اور رموز اوقاف کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔نیز کتاب کے آخر میں حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی دامت برکاتہم کا ایک نہایت مفید اور نافع مضمون ''عافیت ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت ہے'' بھی شامل کتاب کیا گیا ہے جس سے ان شاء اللہ کتاب کی افادیت دوچند ہوجائے گی۔

مزید آخر میں رسالہ ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے'' از حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ شامل کردیا گیا ہے۔

ادارہ محترم مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ کا ممنون ہے جنہوں نے اس مبارک کتاب کی اشاعت کیلئے نہ صرف اجازت دی بلکہ مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور مرتب فاضل اور جملہ قارئین کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔(آمین)

والسلام محمد اسحٰق غفرلہ

اوائل رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ بمطابق جولائی 2013ء

فہرست عنوانات

مقدمہ	۹
سوکر اٹھنے کی سنتیں	۱۵
بیت الخلاء کی سنتیں	۱۵
وضو کی سنتیں	۱۷
وضو کا مسنون طریقہ	۱۸
مسواک کی سنتیں	۱۹
مسواک کے فوائد	۲۱
غسل کی سنتیں	۲۱
غسل کا مسنون طریقہ	۲۲
مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں	۲۲
مسجد سے نکلنے کی سنتیں	۲۳
اذان واقامت کی سنتیں	۲۴
نماز کی سنتیں	۲۶
جمعہ کی سنتیں	۲۸
عیدین کی سنتیں	۲۹
سونے کی سنتیں	۳۰
کھانے کی سنتیں	۳۳

عنوان	صفحہ
پانی پینے کی سنتیں	۳۶
لباس کی سنتیں	۳۷
بالوں کی سنتیں	۳۹
سلام کی سنتیں	۴۰
میزبانی اور مہمانی کی سنتیں	۴۳
بیماری اور عیادت کی سنتیں	۴۴
سفر کی سنتیں	۴۴
نکاح اور رازداری کی سنتیں	۴۹
بچہ پیدا ہونے کی سنتیں	۵۱
موت اور اس کے بعد کی سنتیں	۵۳
میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ	۵۵
مسنون کفن کی مقدار	۵۷
مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ	۵۸
عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ	۵۹
نماز جنازہ کی سنتیں	۶۰
متفرق سنتیں	۶۰
خلافِ سنت امور کا بیان	۷۱
وہ کام جو سنت سمجھ کر کیے جاتے ہیں حالانکہ وہ خلاف سنت اور بدعت ہیں	۷۵
خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۸۰

چہل حدیث	۸۶
چالیس جامع دعائیں	۹۴
خاص اوقات کی مسنون دعائیں	۱۰۴
صبح وشام کی چند دعائیں	۱۰۴
وضو کی دعائیں	۱۱۰
نماز کی دعائیں	۱۱۰
نماز جنازہ کی دعائیں	۱۱۸
دعائے استخارہ	۱۲۰
دعائے حاجت	۱۲۲
گھر میں داخل ہونے کی دعا	۱۲۳
گھر سے نکلنے کی دعا	۱۲۳
بازار میں داخل ہونے کی دعا	۱۲۳
شادی کی مبارکبادی	۱۲۴
جب نیا پھل سامنے آئے	۱۲۴
آئینہ دیکھنے کی دعا	۱۲۴
نیا چاند دیکھنے کی دعا	۱۲۴
روزہ افطار کرنے کی دعا	۱۲۵
اگر کسی کے ہاں روزہ افطار کریں	۱۲۶
شب قدر کی دعا	۱۲۶
مجلس کے گناہوں کا کفارہ	۱۲۶

ادائے قرض کی دعا	۱۲۷
بارش طلب کرنے کی دعائیں	۱۲۷
جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو	۱۲۸
جب کڑ کنے اور گرجنے کی آواز سنے	۱۲۸
جب تیز ہوا چلے	۱۲۹
بیماری اور تکلیف کے وقت کی دعا	۱۲۹
اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو	۱۳۰
جب دشمنوں کا خوف ہو	۱۳۰
جب کوئی مصیبت آئے	۱۳۰
جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے	۱۳۱
حصولِ محبت الٰہی کیلئے دعا	۱۳۲
بہت وزنی، لیکن نہایت آسان وظیفہ	۱۳۲
ضمیمہ......سو بڑے گناہ	۱۳۳
اضافہ....عافیت	۱۴۳
رمضان المبارک کی خاص دعا	۱۴۹
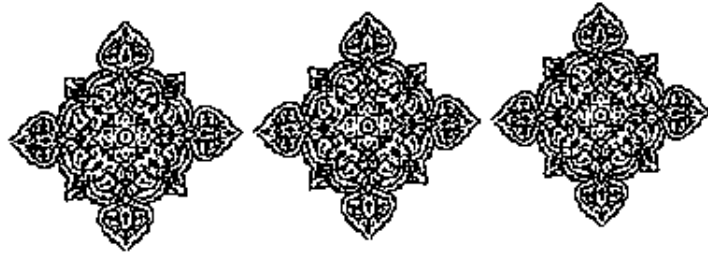
مُقدّمہ

دین اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقام ومنصب حاصل ہے اس کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کیلئے رہبر ورہنما اور مقتدی و پیشوا ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وعمل قطعی حجت اور لائق اتباع ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کو تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا اور اسے اس قدر اہمیت دی گئی کہ انسانیت کی صلاح وفلاح اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی سے وابستہ کردی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو! خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کردینگے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔" (۳:۳۱)

"اور خوشی سے کہنا مانو اللہ تعالیٰ کا اور رسول کا امید ہے کہ تم رحم کیے جاؤ گے۔" (۳:۱۳۲)

"جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگران کر کے نہیں بھیجا" (۴:۸۰)

''جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ یوں کہتے ہوئے ہونگے اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی''۔ (۶۶:۳۳)

''اور رسول تم کو جو کچھ دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو'' الآیۃ (۷:۵۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم لوگ اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت'' (حاکم)

''میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو''۔ (الحدیث ابوداؤد ترمذی)

''جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے''۔ (بخاری)

''میری امت میں فساد اور بگاڑ کے وقت جو شخص میری سنت کو تھام لے اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔'' (طبرانی اوسط)

''جو شخص میری مردہ سنت کو زندہ کرے اس کیلئے اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کے برابر اجر ہے۔'' (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ''ہمارے (صحابہ کرام) کے نقش قدم پر چلو اور نئی باتیں ایجاد نہ کرو اس لئے کہ (نجات کیلئے) ہمارا اتباع تمہیں کافی ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے ''میں کسی ایسی چیز کو ترک کرنیوالا نہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں ہر صورت اس پر عمل کرونگا''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "سیدھی راہ چلو اور سنت پر عمل کرو"۔ (الاعتصام الشاطبیؒ ج۱:۷۹)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ سے (سچی) محبت کی علامت تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کا اتباع ہے"۔

حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بشر! جانتے ہو تمہیں اپنے معاصرین پر اللہ تعالیٰ نے کس سبب سے فضیلت دی ہے؟" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! میں نہیں جانتا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس سبب سے کہ تم میری سنت کا اتباع کرتے ہو نیک لوگوں کی عزت کرتے ہو اپنے مسلمان بھائیوں کے خیر خواہ ہو اور میرے اصحاب واہل بیت سے محبت رکھتے ہو۔ یہ وہ چیز ہے جس نے تمہیں نیک اور صالح بندوں کے مراتب تک پہنچا دیا"۔

حضرت ابوعلی حسن بن علی جوزجانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یوں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے بہت زیادہ ہیں لیکن سب سے واضح اور شکوک و شبہات سے دور تر راستہ ہر چیز میں اتباع کا راستہ ہے"۔

حضرت ابوبکر ترمذی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ہمت و اولوالعزمی کامل طور پر اہل محبت کو ہی حاصل ہے اور یہ نعمت ان حضرات کو صرف اتباع سنت اور بدعت سے اجتناب کی بدولت نصیب ہوئی ہے"۔

ابوالحسن وراق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کی توفیق اور تمام احکام میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کا اتباع اختیار کیے بغیر بندہ اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا"۔

حضرت ابویزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "تارک سنت کبھی بھی

مقام ولایت حاصل نہیں کرسکتا' گو کہ جہالت ولاعلمی کے سبب سنت ترک کرے"۔

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اتباع سنت کے بغیر ہر عمل باطل (اور رائیگاں) ہے"۔

حضرت ابوالقاسم جنید البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے مخلوق پر بند کردیئے گئے ہیں سوائے ایک راستہ کے کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے"۔ (الاعتصام ۹)

سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی درحقیقت مذکورہ بالا تمام آیات واحادیث اور ارشادات سلف کا نچوڑ اور عطر ہے کہ "نجات کا واحد راستہ اتباع سنت ہے۔ اسلاف امت کی کامیابی و سرخ روئی کا راز اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے میں تھا جبکہ امت کی موجودہ ذلت وزبونی کا واحد سبب اسوۂ حسنہ سے اعراض وروگردانی ہے"۔

امام دارالہجرۃ حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے: "ان السنة مثل سفينة نوح من ركبها نجىٰ ومن تخلّف عنها غرق" (یقیناً سنت کی مثال کشتیٔ نوح کی ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا جو اس سے پیچھے رہا غرق ہوگیا)

آج کا دور نمود ونمائش اور ظاہرداری کا دور ہے عشق ومحبت کے بلند بانگ دعوے اور نعرے ہر طرف بلند ہورہے ہیں مگر عمل کا فقدان ہے جبکہ ہمارے اسلاف سراپا عمل تھے۔ عشق ومحبت کی سب سے بڑی دلیل تو اتباع محبوب ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کا ایک الہامی ملفوظ ملاحظہ ہو: مجھے یہ محسوس ہوا کہ روضۂ اقدس کی طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ:

"یہ بات لوگوں تک پہنچادو کہ جو شخص ہماری سنتوں پر عمل کرتا ہے وہ ہم سے

قریب ہے خواہ ہزاروں میل دور ہو۔اور جو شخص ہماری سنتوں پر عمل پیرا نہیں ہے وہ ہم سے دور ہے خواہ وہ ہماری جالیوں سے چمٹا کھڑا ہو"۔(اصلاحی خطبات ۶:۱۰۶)

اس امت کا شرف واختصاص اور اس کی سعادتمندی ہے کہ اس کے پیغمبر نے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں اسے جامع ہدایت نہ دی ہوں حتیٰ کہ وہ شعبے جن میں بظاہر کسی خاص ہدایت و رہنمائی کی ضرورت نہیں انہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشنہ نہیں چھوڑا' مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک یہودی نے طنز کرتے ہوئے کہا: "تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے حتیٰ کہ پیشاب پاخانے کا طریقہ بھی آپ لوگوں کو سکھایا ہے"۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے طنز واستہزاء کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں ارشاد فرمایا: "جی ہاں! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں آداب طہارت کی بھی تعلیم دی ہے چنانچہ قضاء حاجت کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں۔یا استنجا میں تین سے کم ڈھیلے استعمال کریں یا (ڈھیلے کی بجائے) گوبر یا ہڈی استعمال کریں"(ابوداؤد)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں کسی پہلو سے کہیں بھی کوئی ابہام یا گنجلک نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاۃ طیبہ کا ایک ایک گوشہ کھلی کتاب کی طرح دنیا کے سامنے موجود ہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اس کی طرف رجوع کریں اور اپنی زندگیاں سنت کے سانچے میں ڈھال کر دنیا وعقبیٰ میں عزت وسرخروئی حاصل کریں۔شمائل نبوی اور سنن وآداب کے متعلق ہر زبان میں کتابیں موجود ہیں۔اردو کا دامن بھی اس سے خالی نہیں۔

عزیز گرامی مفتی محمد صاحب کی کتاب بحمداللہ ذخیرۂ اردو میں ایک گرانقدر

اضافہ ہے۔ آنعزیز نے اسے ہر پہلو سے جامع اور ممتاز بنانے کے لئے جو محنت و عرق ریزی کی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔ کتاب میں روزمرہ کی سنتوں کے علاوہ خاص خاص اوقات کی مسنون دعائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل چہل حدیث اور چالیس متفرق جامع دعائیں بھی درج ہیں۔ آخر الذکر دونوں چیزیں صحیح و مستند مختصر اور نہایت جامع ہیں۔ بالخصوص ۴۰ دعائیں دین و دنیا کی تمام حاجات پر مشتمل اس قدر جامع ہیں کہ اگر کوئی مسلمان اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی دعا نہ مانگے اور انہی دعاؤں کا معمول بنالے تب بھی وہ ہر خیر و بھلائی سے بہرہ ور ہوگا اور ہر شر و فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ غرض کتاب ہر پہلو سے جامع گوناں گوں خوبیوں سے مزین اور حسن ظاہر و باطن سے آراستہ ہے۔ ارباب مدارس، علماء، طلباء آئمہ کرام اور دیگر دینی شعبوں سے وابستہ مسلمانوں سے استدعا ہے کہ اس سے استفادہ کریں۔ احادیث و ادعیہ خود یاد کریں بچوں کو یاد کرائیں انہیں اپنے یومیہ معمولات میں شامل کر کے اس "گلدستہ نبویہ" سے مشام جان کو معطر کریں۔

جن مخلص احباب نے کتاب کی طباعت میں تعاون کیا قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دین و دنیا میں برکت عطا فرمائیں۔ عزیز مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ کے علم و عمل میں برکت دیں ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرماتے ہوئے اس کیلئے، اس کے والدین، اساتذہ اور مشائخ کے لئے صدقہ جاریہ ساریہ بنائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

محمد ابراہیم

جامع مسجد فاروق اعظم صادق آباد

۲۶/۴/۲۸ھ

سوکر اٹھنے کی سنتیں

❶ بیدار ہونے پر آنکھوں کو مَلنا۔ (شمائل ترمذی)

❷ یہ دعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر

ترجمہ: ’’تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔‘‘ (مسلم)

❸ مسواک کرنا۔ (ترمذی)

وضاحت: وضو کیلئے الگ سے مسواک کرنا سنت ہے۔

❹ اگر کسی برتن سے پانی لینا ہو تو اُس برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک اچھی طرح تین مرتبہ دھونا۔ (ترمذی)

بیت الخلاء کی سنتیں

❶ بیت الخلاء میں سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر جانا۔ (مسند احمد)

❷ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ: "اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔" (ترمذی)

فائدہ: اس دُعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ حائل ہوجاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے۔

۳ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھنا۔ (ابن ماجہ)

۴ پیشاب پاخانہ کیلئے آسانی جس قدر ممکن ہو نیچے ہو کر بدن کھولنا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵ بیٹھ کر پیشاب کرنا۔ (بخاری)

۶ پیشاب کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف رخ کرنا اور نہ ہی پیٹھ کرنا۔ (ترمذی)

۷ پیشاب کرتے وقت زبان سے اللہ کا ذکر نہ کرنا اور نہ ہی بلا ضرورتِ شدیدہ بات کرنا۔ (مشکوٰۃ)

۸ اِستنجا میں ڈھیلے اور پانی دونوں استعمال کرنا۔ (مجمع الزوائد)

۹ پیشاب یا استنجا کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو داہنا ہاتھ نہ لگانا، بلکہ بایاں ہاتھ لگانا۔ (بخاری)

۱۰ پیشاب پاخانہ کے چھینٹوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا۔ (ترمذی)

وضاحت: حدیث میں ہے کہ اکثر عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۱ بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں نکالنا اور باہر آ کر یہ دعا پڑھنا:

غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔" (ترمذی)

۱۲ بیت الخلاء نہ ہونے کی صورت میں پیشاب پاخانہ کیلئے

آبادی سے دور نکل جانا۔ (ابن ماجہ)

۱۴ پیشاب کیلئے نرم زمین اختیار کرنا اگر زم نہ ہو تو کُرید کر نرم کر لینا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اسے اتار کر باہر ہی چھوڑ دیں اور فراغت کے بعد باہر آ کر پہن لیں۔ تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

۱ نیت کرنا۔

۲ شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

۳ پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

۴ مسواک کرنا۔

۵ تین بار کلی کرنا۔

۶ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

۷ ڈاڑھی کا خِلال کرنا۔

وضاحت: ڈاڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے چُلّو میں پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں اس طرح ڈالے کہ اس وقت ہتھیلی گردن کی جانب ہو اور ہاتھ کی پشت باہر یعنی نیچے کی جانب ہو تا کہ چلو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے۔ پھر ڈاڑھی میں اسی ہاتھ کی

انگلیاں نیچے کی جانب سے ڈال کر اوپر کو خلال کرے جس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ ہاتھ کی پشت گردن کی طرف رہے اور ہتھیلی باہر کی جانب، یعنی چھاتی کی طرف رہے۔

۲۔ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ہو۔

⑧ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

⑨ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

⑩ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

⑪ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

⑫ ترتیب سے وضو کرنا۔

⑬ پے در پے وضو کرنا (یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھو لینا) (ردالمختار و عامۃ الکتب)

نوٹ: وضو کی دعائیں صفحہ ۱۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

وضو کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے دل میں وضو کرنے کی نیت کرلیں، پھر بسم اللہ پڑھ کر تین مرتبہ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں، پھر تین مرتبہ کلی اور مسواک کرلیں، اس کے بعد تین دفعہ ناک میں پانی ڈالیں، بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، پھر تین دفعہ پیشانی سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو (جڑ) سے دوسرے کان کی لو تک چہرہ دھوئیں، اگر ڈاڑھی گھنی ہو تو جو بال چہرے کی حد میں ہیں ان کا دھونا فرض ہے اور جو بال چہرہ کی حد سے بڑھے

ہوئے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں، البتہ ایسی ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اور جو ہلکی ڈاڑھی ہو جس میں کھال نظر آتی ہو اس کے نیچے کھال کو دھونا فرض ہے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں، پھر مسح کریں، مسح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کرکے سب انگلیاں برابر ملا کر پیشانی کے بالوں پر رکھ کر گدِّی تک لے جائیں، پھر گدی سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو واپس پیشانی تک لائیں، اس کے ساتھ ہی کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ کانوں کے دونوں سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر انگوٹھوں سے کانوں کی پشت پر مسح کریں، (مسح صرف ایک ہی مرتبہ کرنا چاہئے) اس کے بعد دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھوئیں پھر اسی طرح بایاں پاؤں بھی تین دفعہ دھوئیں۔ (ردالمختار و عامۃ الکتب)

مسواک کی سنتیں

❶ ہر وضو میں مسواک کرنا۔

❷ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہونا اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہونا۔

❸ مردوں کی طرح عورتوں کا بھی مسواک کرنا۔

❹ مسواک دھو کر رکھنا۔

❺ پیلو کے درخت کی مسواک استعمال کرنا۔

❻ روزہ کی حالت میں بھی مسواک کرنا۔

❼ زبان پر طولاً (لمبائی میں آگے پیچھے) اور دانتوں پر عرضاً (چوڑائی میں یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں) مسواک کرنا۔

فائدہ: وضو کے علاوہ درج ذیل مواقع میں بھی مسواک کرنا مستحب ہے:۔

(۱) قرآن مجید کی تلاوت کرنے کیلئے۔

(۲) حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کیلئے۔

(۳) ذکرِ الٰہی سے پہلے۔

(۴) بیوی کے ساتھ مجامعت سے پہلے ۔

(۵) کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے۔

(۶) منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت۔

(۷) علم دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت۔

(۸) خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت۔

(۹) بھوک پیاس لگنے کے وقت۔

(۱۰) سَحر (صبح) کے وقت۔

(۱۱) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔

(۱۲) کھانا کھانے سے قبل اور کھانا کھانے کے بعد۔

(۱۳) سفر میں جانے سے قبل ۔

(۱۴) سفر سے واپس آنے کے بعد۔

(۱۵) سونے سے قبل۔

(۱۶) سوکر اٹھنے کے بعد۔

(۱۷) موت کے آثار پیدا ہو جانے کے وقت۔

(مسند احمد، البحر الرائق، ابوداؤد، السنن الکبریٰ، عمدۃ القاری، مسلم، ابن ماجہ، السعایہ، حاشیہ ترغیب و ترہیب للمنذری)

مسواک کے فوائد

احادیث مبارکہ میں مسواک کے متعدد فوائد منقول ہیں جن میں سے چند اہم فوائد درج ذیل ہیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے۔

(۲) منہ کو صاف کرتی ہے۔

(۳) اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

(۴) شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔

(۵) مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں۔

(۶) فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔

(۷) مَسُوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔

(۸) بلغم کو ختم کرتی ہے۔

(۹) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔

(۱۰) مرنے کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

غسل کی سنتیں

غسل میں بالترتیب یہ پانچ امور مسنون ہیں:

❶ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

❷ استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوا سے دھونا۔

❸ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔

④ پہلے وضو کرنا۔

⑤ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔ (ردالمحتار وعامۃ الکتب)

غسل کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں، پھر استنجا کریں اور اگر ظاہری نجاست کسی جگہ لگی ہے تو اسے دھوڈالیں، پھر مسنون طریقے پر وضو کریں، خوب منہ بھر کر کلی کریں، روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کریں اور ناک میں خوب خیال کر کے پانی چڑھائیں، اگر پتھر یا پکی زمین پر غسل کر رہے ہوں تو دونوں پاؤں بھی اسی وضو میں دھولیں وضو کے بعد تھوڑا سا پانی لیکر سارے بدن کو ملئیں، پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیں، اس کے بعد داہنے کندھے پر پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالیں اور تمام بدن پر پانی پہنچائیں، بال برابر کوئی جگہ خشک رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا، پھر اس جگہ سے ہٹ جائیں اور پاؤں دھولیں، اگر وضو کے وقت پاؤں دھولئے تھے تو اب پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

① داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

② پھر درود شریف پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

③ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

تینوں کو اکٹھے اس طرح پڑھیں گے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ترجمہ ''میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے لئے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' (ابن ماجہ)

۴ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں داخل کرنا۔ (بخاری)

۵ اعتکاف کی نیت کرنا۔ (شامی)

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

۱ پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

۲ پھر درود شریف پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

۳ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے نکلنا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

تینوں کو اکٹھے اس طرح پڑھیں گے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ: ''میں اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔'' (ابن ماجہ)

۴ مسجد سے پہلے بایاں پاؤں نکالنا۔ (ابن ماجہ)

۵ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا۔ (ترمذی)

اذان واقامت کی سنتیں

❶ اذان باوضو دینا۔

❷ اذان مسجد سے باہر دینا۔

❸ اذان کسی اونچی اور بلند جگہ پر دینا۔

❹ اذان واقامت قبلہ رو ہو کر کہنا ۔

❺ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے کلمات روانی کیساتھ ادا کرنا۔

❻ اذان اور اقامت دونوں میں حَيَّ عَلَى الصَّلوٰة اور حَيَّ على الفلاح کہتے وقت مؤذن کا دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔

وضاحت: دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرتے وقت سینہ اور قدم قبلہ رخ ہی رہیں۔

❼ اذان کا جواب دینا۔

وضاحت : اذان کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی کلمات سننے والا دہراتا جائے ۔ مگر جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلوٰة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو ان دونوں کلمات کے جواب میں سننے والا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کہے۔

وضاحت : اذان فجر میں اَلصَّلاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں" صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ " کہنا، اس کا سنت سے ثبوت نہیں ملتا ۔لہٰذا اس کلمہ کے جواب میں بھی یہی کلمہ (الصلوة خير من النوم) دہرانا چاہئے ۔ تاہم صدقت وبررت الخ کو مسنون جواب نہ سمجھا جائے اور

ویسے ہی پڑھ لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

❽ اذان کی طرح اقامت کا جواب بھی دینا۔

وضاحت: اقامت کے جواب کا بعینہٖ وہی طریقہ ہے جو اذان کے جواب کا ہے، لیکن اقامت سننے والا قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے گا۔

❾ اذان کے جواب کے بعد درود شریف پڑھ کر دعاءِ وسیلہ پڑھنا۔

دعاءِ وسیلہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

ترجمہ: ”اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونیوالی نماز کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“

فائدہ: اس دعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسنِ خاتمہ کی بشارت آئی ہے۔

❿ شہادتین کے جواب کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر۔“ (بخاری و مسلم ترمذی و عامۃ الکتب الفقہ)

نماز کی سنتیں

نماز کی اکیس سنتیں ہیں:

❶ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

❷ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔

❸ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

❹ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدرِ ضرورت بلند آواز سے کہنا۔

❺ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔

❻ ثنا یعنی سبحانک اللھم... پڑھنا۔

❼ تعوُّذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا۔

❽ تَسمِیَة یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔

❾ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

❿ آمین کہنا۔

⓫ ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔

⓬ سنت کے موافق قرأت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا۔

وضاحت: نماز فجر اور ظہر میں طِوالِ مُفَصَّل (سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) نماز عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصّل (سورہ بروج سے سورہ لم یکن تک) اور نماز مغرب میں قِصَارِ مفصّل (سورہ لم یکن سے سورہ ناس تک) پڑھنا مسنون ہے۔

⑬ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

⑭ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

⑮ قَوْمَہ (رکوع سے اٹھنے کی حالت) میں مُنْفَرِد (اکیلے نماز پڑھنے والے) کو سَمِعَ اللّٰہ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ دونوں کہنا' امام کو صرف سَمِعَ اللہ لمن حمدہ کہنا اور مُقْتَدِی (امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے) کو صرف رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ کہنا

⑯ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔

⑰ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

⑱ تَشَہُّد میں اشھد ان لا الٰہ کہتے ہوئے کلمہ کی انگلی لا پر اٹھانا اور الا اللہ پر جھکا دینا۔

⑲ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

⑳ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

㉑ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

(الفتاویٰ العالمگیریہ وعامۃ الکتب)

جمعہ کی سنتیں

❶ جمعہ کے دن یہ کام کرنا: غسل کرنا، اچھے اور صاف کپڑے پہننا، تیل لگانا، خوشبو لگانا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔

❷ مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔

❸ پیدل جانا۔

❹ امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

❺ اگر صفیں پُر ہوں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا۔

❻ کوئی فضول کام نہ کرنا، مثلاً اپنے کپڑے یا بالوں سے کھیلنا۔

❼ خطبہ غور سے سننا۔

❽ سورۂ کہف کی تلاوت کرنا۔

وضاحت: حدیث میں سورہ کہف کی تلاوت پر قیامت کے اندھیروں میں روشنی، گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے تمام صغیرہ گناہوں کی معافی اور دجال کے فتنہ سے محفوظ ہونے کی بشارت ہے۔

❾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا۔

❿ جمعہ کی نماز میں امام کا پہلی رکعت میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سورۃ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھنا۔

(الدر المختار وعامۃ الکتب)

عیدین کی سنتیں

① نیند سے جلدی بیدار ہو کر صبح کی نماز محلے کی مسجد میں ادا کرنا

② غسل کرنا۔

③ مسواک کرنا (اگرچہ پہلے وضو کے ساتھ مسواک کرلی ہو)

④ اپنے کپڑوں میں سے عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہننا۔

⑤ خوشبو لگانا۔

⑥ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز (مثلاً کھجور) کھانا اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کرنا۔

⑦ اپنی مالی حیثیت کے مطابق صدقہ وخیرات کا اہتمام کرنا۔

⑧ خوشی اور فرحت کا اظہار کرنا۔

⑨ اگر صدقہ فطر (فطرانہ) واجب ہو تو عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

⑩ عید گاہ جلدی اور پیدل پہنچنا۔

⑪ عید گاہ جاتے ہوئے راستے میں عید الفطر کے دن آہستہ اور عید الاضحیٰ کے دن بآواز بلند تکبیر تشریق کہنا۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

⑫ عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی اور تکبیر تشریق وغیرہ کے احکام بیان کرنا۔

⑬ عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا، یعنی بلا عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا۔

⑭ امام کا پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا۔

⑮ ایک راستے سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنا۔

(الدر المختار و عامۃ الکتب)

سونے کی سنتیں

❶ سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل امور انجام دینا:۔

(۱) دروازہ بند کرنا۔

(۲) گھر میں مشکیزہ وغیرہ ہو تو اس کا منہ باندھ دینا۔

(۳) برتنوں کو ڈھانک دینا۔

(۴) چراغ بجھا دینا۔

وضاحت: مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ''برتنوں کو ڈھانک دو اور مشکیزوں کا منہ تسمہ سے باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے وہ اس برتن پر گذرتی ہے جو ڈھانکا ہوا نہ ہو اور اس مشکیزہ پر گذرتی ہے جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو اس میں اس وباء کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے''۔ پھر فرمایا کہ ''اللہ کا نام لیکر دروازے بند کر دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور ہر موقع پر بسم اللہ پڑھو''۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ''شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا جب کہ اللہ کا نام لیکر بند کیا جائے''۔

سوتے وقت چراغ بجھانے کا بھی حکم فرمایا، جس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بتائی ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کر لیجا (جو آگ لگنے کا ذریعہ

بن جاتا ہے) اور ایک حدیث میں ہے کہ "بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب سونے لگو تو اسے بجھا کر سوؤ تاکہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔" (مسلم)

❷ باوضو سونا۔ (مسلم ابوداؤد)

❸ شب خوابی (سونے) کا لباس پہننا۔ (مسلم)

❹ ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگانا۔ (شمائل ترمذی، مشکوۃ)

وضاحت: یہ مرد وعورت دونوں کیلئے مسنون ہے۔

❺ سوتے وقت بستر کو تین بار جھاڑنا۔ (بخاری ومسلم)

❻ داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سونا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: پیٹ پر لیٹنا (کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو) منع ہے، کیونکہ اس طرح شیطان سوتا ہے۔

❼ سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات، سورۂ الم سجدہ، سورۂ ملک، چاروں قل، درود شریف اور تسبیحاتِ فاطمی (یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر) پڑھنا۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

❽ سونے کی درج ذیل دعائیں پڑھنا:

☆بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ ، اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! میں نے آپ کا نام لیکر اپنا پہلو رکھا اور آپ ہی کی قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر آپ (سوتے میں) میرے نفس کو روک لیں (یعنی مجھے موت دیدیں) تو میرے نفس کو بخش دیں، اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑ دیں تو اپنی قدرت کے ذریعے اس کی حفاظت فرمائیں جس قدرت کے ذریعے آپ

اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں"۔ (بخاری ومسلم وعلۃ الکتب الحدیث)

☆بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی

ترجمہ: "میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا (اور اسی کے نام سے اٹھاؤں گا) اے اللہ! آپ میرے گناہ معاف فرمادیجئے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرمادیجئے اور میری گردن کو ہر ذمہ داری سے عہدہ برآ فرمادیجئے اور میرے اعمال کے ترازو کا پلہ بھاری فرمایئے اور مجھے بلند وبالا مجلس والوں میں شامل فرمایئے۔"

☆اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس دن آپ اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائیں گے۔"

☆اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔"

☆اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ لاَ مَلْجَأَ وَلاَمَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کی، اور آپ کی طرف اپنا رخ کیا اور آپ ہی کو اپنا کام سونپا اور میں نے آپ ہی کا سہارا لیا، آپ کی نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور آپ سے ڈرتے ہوئے، آپ کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے، میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے

نازل فرمائی ہے اور میں نے آپ کے رسول کو مانا جسے آپ نے بھیجا ہے۔"

⑨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں پر آرام کرنا ثابت ہے، لہٰذا اگر بنیتِ سنت ان چیزوں کا استعمال کیا جائے تو موجبِ اجر وثواب ہے:

(۱) بوریہ (۲) چٹائی (۳) کپڑے کا فرش (۴) زمین

(۵) تخت (۶) چارپائی (۷) چمڑا اور کھال۔ (زاد المعاد)

⑩ اگر کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے اور آنکھ کھل جائے تو درج ذیل دعا تین بار پڑھ کر بائیں طرف تھتکار دیں اور کروٹ بدل کر سو جائیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَشَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْیَا

ترجمہ: "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے"۔ (مسلم)

کھانے کی سنتیں

① کھانے سے پہلے کلائی تک دونوں ہاتھ دھونا۔

② دستر خوان بچھانا۔ (ترمذی)

③ کھانا کھانے کے لئے اکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا کہ سرین بھی زمین سے اوپر رہے) یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا یا دونوں زانوؤں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا۔ (مرقاۃ)

④ کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔ (بخاری ومسلم)

⑤ اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بعد میں یاد آنے پر یوں پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (ترمذی)

ترجمہ: ''میں نے اس کھانے کے اول میں اور آخر میں اللہ کا نام لیا''

❻ دائیں ہاتھ سے کھانا۔

❼ کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری ومسلم)

❽ جس کھانے میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلیوں سے کھانا۔

❾ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا۔ (مسلم)

وضاحت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے کے بعد پہلے بیچ کی انگلی ، پھر شہادت کی انگلی، پھر انگوٹھا چاٹتے تھے۔

❿ پیالہ یا رکابی جس میں کھایا ہو اسے خوب صاف کر لینا۔ (ابن ماجہ)

⓫ اگر دستر خوان پر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔ (مسلم)

⓬ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اسے غوطہ دیکر پھینک دینا۔ (بخاری ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور یہ پہلے بیماری والے بازو کو ڈالتی ہے اس لئے دوسرے بازو سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔

⓭ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔ (بخاری ومسلم)

⓮ کھانا تواضع کے ساتھ کھانا، ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری وابوداؤد)

⓯ کھانے کے بعد یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: ''سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔'' (ترمذی وابوداؤد)

☆اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَاقُوَّۃٍ

ترجمہ: ''سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔''

☆اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْراً مِّنْہُ

ترجمہ''اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔''

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا

ترجمہ: ''سب تعریفیں اُس اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور آسانی سے گلے سے اتارا اور اُس کے (فضلے کے) نکالنے کا راستہ بنایا۔''

⑯ پہلے دستر خوان اٹھا کر پھر خود اٹھنا۔(ابن ماجہ)

⑰ دستر خوان اٹھانے کی دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَامُوَدَّعٍ وَّلَامُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

ترجمہ: ''سب تعریف اللہ کیلئے ہے، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر، یا بالکل رخصت کرکے، یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے۔'' (بخاری)

⑱ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنا۔(ابن ماجہ)

⑲ کسی کی دعوت کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعا دینا:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: ''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اُس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا اس کو پلا۔'' (مسلم)

۲۰ دستر خوان زمین اور فرش پر بچھا کر کھانا۔ (مجمع الزوائد)

۲۱ کھانے کے درمیان کوئی آ جائے تو اسے شرکت کی دعوت دینا۔ (ابن ماجہ)

۲۲ ساتھی کھانا کھا رہا ہے تو جتنا ہو سکے اسکے ساتھ کھانا کھاتے رہنا تا کہ وہ پیٹ بھر کر کھالے البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو عذر کر دینا۔ (ابن ماجہ)

۲۳ جس خادم نے کھانا پکایا ہے اُس کو کھانے میں شریک کرنا، یا کچھ کھانا اُس کو علیحدہ دے دینا۔ (ابن ماجہ)

پانی پینے کی سنتیں

۱ دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ (مسلم)

۲ بیٹھ کر پینا۔ (مسلم)

۳ بسم الله کہہ کر پینا اور پی کر الحمد لله کہنا۔ (ترمذی)

۴ تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔ (مسلم)

۵ پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔

۶ برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔ (ابوداؤد)

۷ مشک اور کسی بھی ایسے برتن سے منہ لگا کر نہ پینا جس سے یکدم پانی زیادہ آ جانے کا احتمال ہو، یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں سانپ، بچھو یا کوئی موذی جانور آ جائے۔ (بخاری و مسلم)

۸ پانی پینے کے بعد دوسروں کو دینے کی صورت میں پہلے داہنے والے کو دینا پھر اس کے ساتھ والے کو اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔ (بخاری مسلم)

وضاحت: چائے یا شربت پیش کرنے میں بھی یہی تفصیل ہے۔

❾ پلانے والے کا خود آخر میں پینا۔ (ترمذی)

❿ پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

ترجمہ:۔ ''سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔''

اور دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: ''اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور زیادہ عطا فرما'' (شمائل ترمذی)

لباس کی سنتیں

❶ سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔

❷ قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ پہنتے وقت پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالنا پھر بایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار ہو تو پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں ڈالنا۔ (ترمذی)

❸ قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ اتارتے وقت پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالنا پھر دایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار اُتارتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالنا پھر دایاں پاؤں۔ (ترمذی)

❹ پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنوں سے اوپر نصف پنڈلی پر رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: حدیث میں شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کیلئے وعید وارد ہوئی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، نیز

جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔

❺ نیا کپڑا پہن کر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ ، اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے جیسا کہ آپ نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔“ (ابوداؤد)

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے پہنائی مجھے وہ چیز جس کے ذریعے چھپاؤں میں اپنا ستر اور زینت حاصل کروں میں اسکے ساتھ اپنی زندگی میں۔“

❻ سفید، سیاہ اور کسی بھی رنگ کا عمامہ (پگڑی) باندھنا۔ (مشکوۃ)

❼ عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا۔ (مشکوۃ)

❽ جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں پہننا پھر بائیں پاؤں میں اور اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں کا مسنون لباس: عورتوں کیلئے قمیص یا کرتا پہننے میں سنت یہ ہے کہ اس کے آستین پورے ہاتھ تک ہوں صرف کہنیوں تک نہ ہوں، جو عورتیں کہنیوں تک آستین والی قمیص یا کرتا پہنتی ہیں وہ سخت گنہگار ہوتی ہیں۔ (ایسے لباس میں نماز بھی نہیں ہوتی) اس طرح عورتوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے

کہ ایسا لباس نہ پہنیں جس سے بدن کی بناوٹ نظر آئے اور نہ ایسا لباس پہنیں جس میں سے بدن نظر آئے، کیونکہ ایسی عورتوں کے بارے میں حدیث میں شدید وعید مذکور ہے کہ وہ قیامت کے دن ننگی اٹھیں گی۔

بالوں کی سنتیں

❶ ایک مُشت یا اس سے بڑی ڈاڑھی رکھنا۔ (ترمذی)

وضاحت: ایک مشت (مٹھی) کی مقدار ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کے وجوب پر پوری امت کا اجماع ہے۔

❷ ایک مشت ہو جانے کے بعد ڈاڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا، تا کہ خوبصورت ہو جائے۔ (جمع الوسائل)

❸ مونچھوں کو کترانا اور کتروانے میں مبالغہ کرنا۔ (ترمذی)

❹ مانگ نکالنا۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ نکالتی تو سر کے بیچ بالوں کو پھاڑ دیتی اور پیشانی کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کر لیتی۔

❺ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو درست کر کے تیل ڈالنا۔ (موطا امام مالک)

❻ سر اور ڈاڑھی میں کنگھا کرنا اور کنگھا کرتے ہوئے پہلے دائیں جانب سے شروع کرنا۔ (بخاری و ترمذی)

❼ سر پر سنت کے مطابق بال رکھنا۔ (مشکوٰۃ)

وضاحت: بال رکھنے کے تین طریقے مسنون ہیں:

(۱) آدھے کان تک (۲) کانوں کی لوتک (۳) مونڈھوں کے برابر

ان تینوں کو بالترتیب جُمّہ، لِمّہ، وَفْرَہ کہتے ہیں۔

❽ پورے سر پر بال رکھنا یا پورا سر مُنڈوا دینا۔ (شمائل کبریٰ)

وضاحت: اگر بال کٹوانا چاہیں تو پورے سر کے بال ہر طرف سے برابر کٹوانا جائز ہے۔ لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف سے چھوٹے کرا دینا جس کو "انگریزی بال" کہتے ہیں جائز نہیں، اسی طرح سر کا کچھ حصہ مُنڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی ناجائز ہے۔

❾ زیرناف، بغل اور ناک کے بال صاف کر لینا۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: افضل یہ ہے کہ غیر ضروری بال ہر جمعہ صاف کیے جائیں، ورنہ دوسرے جمعے، آخری حد چالیس دن ہے، اگر چالیس دن گذر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

❿ ناخن او بال کاٹنے کے بعد دفن کر دینا۔ (موطا امام مالک)

⓫ ڈاڑھی کو مہندی اور وسمہ کا خضاب کرنا یا سفید ہی رہنے دینا۔ (شمائل کبریٰ)

⓬ عورتوں کا ناخنوں پر مہندی لگانا۔ (ابوداؤد)

سلام کی سنتیں

❶ ہر مسلمان کو سلام کرنا (خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو)

❷ بچوں کو سلام کرنا۔

③ اپنی اہلیہ اور محرم خواتین کو سلام کرنا۔

④ عورتوں کا باہم اور اپنے محرم رشتہ داروں کو سلام کرنا۔

⑤ سلام میں پہل کرنا۔

⑥ سلام کے الفاظ زبان سے کہنا، ہاتھ سے یا سر سے یا انگلی کے اشارے سے سلام نہ کرنا۔

وضاحت: البتہ اگر دوسرا شخص اتنے فاصلہ پر ہے کہ وہاں تک آواز نہیں پہنچتی تو زبان سے سلام کرتے ہوئے ہاتھ سے بھی اشارہ کرے، اسی طرح جواب دینے والا بھی زبان سے جواب دیتے ہوئے اشارہ کرے۔

⑦ با آواز بلند سلام کرنا۔

وضاحت: سلام کا جواب دینا اس وقت واجب ہوتا ہے جب دوسرا سن لے، اسی طرح سننے والے پر واجب ہے کہ جواب اتنی آواز سے دے کہ سلام کرنیوالا سن لے۔

⑧ سلام ان الفاظ کے ساتھ کرنا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ' اور جواب میں یوں کہنا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'

وضاحت: ان الفاظ کے بعد "ومغفرتہ ورضوانہ" کے الفاظ کا اضافہ درست نہیں۔

⑨ کوئی شخص دوسرے کا سلام پہنچائے تو اولاً سلام پہنچانے والے کو جواب دینا، پھر اس غائب کو سلام کا جواب دینا، مثلاً یوں کہنا: وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ ۔

⑩ سلام کے بعد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔

⑪ خطوط اور مضامین وغیرہ میں موجود تحریری سلام کا جواب دینا۔

⑫ اعلیٰ کا ادنیٰ کو سلام کرنا (یعنی سوار کا پیادے کو، چلنے والے کا بیٹھنے والے کو، تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو اور کم عمر کا بڑی عمر والے کو سلام کرنا)

⑬ علانیہ گناہ کرنیوالوں کو سلام نہ کرنا۔

⑭ غیر مسلم کو سلام نہ کرنا۔

وضاحت: غیر مسلم کو سلام کرنے میں ابتدا کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی ضرورت سے سلام کرنا پڑے تو یہ الفاظ کہے جائیں: السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی، اور اگر وہ خود سلام کرے تو جواب میں صرف " وعلیکم " کہا جائے۔

فائدہ: درج ذیل اشخاص کو سلام کرنا مکروہ ہے:۔

(۱) بدعتی پر سلام میں پہل کرنا۔

(۲) سوئے ہوئے شخص کو۔

(۳) اس شخص کو جو اُونگھ رہا ہو۔

(۴) تلاوت کرنیوالے کو۔

(۵) وضو میں مشغول شخص کو۔

(۶) نماز میں مشغول شخص کو۔

(۷) وعظ و ذکر میں مشغول شخص کو۔

(۸) حدیث و خطبہ پڑھنے والے کو۔

(۹) غیر محرم خواتین کو۔

(۱۰) بدنظری کرنیوالے کو۔

(۱۱) بوقت تعلیم (دینی تعلیم دینے والے کو)

(۱۲) اذان دیتے وقت مؤذن کو۔

(۱۳) تکبیر کہتے وقت تکبیر کہنے والے کو

(۱۴) ننگے بدن والے کو۔

(۱۵) قضائے حاجت میں مشغول شخص کو۔

(۱۶) کھانا کھانے والے شخص کو۔

(۱۷) تلاوت، حدیث اور خطبہ سننے والے کو۔

(۱۸) شطرنج، چوسر اور تاش کھیلنے والے کو۔

(۱۹) علمی مذاکرہ اور بحث ومباحثہ میں مشغول حضرات کو۔

(۲۰) جواری، راشی، زانی، شرابی، غیبت کرنیوالے، کبوتر باز، گانا بجانے والے اور دیگر علانیہ گناہوں میں مبتلا فاسق وفاجر شخص کو۔ (ردالمحتار وعامۃ الکتب)

میزبانی اور مہمانی کی سنتیں

❶ دعوت قبول کرلینا، خواہ معمولی ہی ہو۔

❷ خلاف شرع امور کی وجہ سے دعوت سے انکار کردینا۔

وضاحت: مثلاً دعوت دینے والے کی اگر غالب آمدن سُود یا رشوت کی ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہئے، اسی طرح اگر وہاں تصویر سازی (تصویریں بنانے اور کھینچنے) یا خلاف سنت کھڑے ہو کر کھلانے کا انتظام کیا گیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

❸ حسب استطاعت تین دن تک مہمان کا اکرام کرنا۔

❹ مہمان کی خدمت خود کرنا۔

❺ مہمان کے ساتھ کھانا کھانا ۔

❻ مہمان کو رخصت کرتے ہوئے گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ جانا۔

❼ میزبان کے گھر سے رخصت ہونے کے بعد میزبان کی کوتاہیوں کا تذکرہ نہ کرنا۔

فائدہ: دعوت قبول کرنے میں ان باتوں کی نیت کرلینی چاہئے:

(۱) اتباع سنت۔

(۲) مسلمان کا دل خوش کرنا۔

(۳) راہ گذرتے ہوئے لوگوں کو سلام کرنا، سلام کا جواب دینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا۔

(۴) جہاں جارہے ہیں وہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔

(بخاری ادب المفرد، صحیح ابن حبان، ابن ماجہ، الترغیب والترہیب)

بیماری اور عیادت کی سنتیں

❶ بیماری کی شفاء میں نظر اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہوئے دوا اور علاج کرنا۔

❷ کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا۔

❸ علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا

❹ بیمار بھائی کی عیادت کیلئے جانا۔

وضاحت: حدیث شریف میں مریض کی عیادت کیلئے جانے والے شخص کیلئے ستر ہزار فرشتوں کی دعاءِ مغفرت کی بشارت آئی ہے۔

❺ مختصر عیادت کرنا، کہ کہیں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے مریض یا اس کے گھر والوں کو تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔

❻ بیمار کو ہر طرح تسلی دینا اور کوئی ڈر یا خوف والی بات نہ کرنا۔

۷ عیادت کے وقت مریض سے یوں کہنا: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
ترجمہ: "کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے۔"

۸ عیادت کے بعد مریض کی شفایابی کیلئے سات مرتبہ یہ دعا پڑھنا:
اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ
ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔"

وضاحت: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ "سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفاء ہوگی، ہاں اگر اس کی موت ہی آ گئی ہو تو دوسری بات ہے"۔ (بخاری، مشکوۃ، ابوداؤد)

سفر کی سنتیں

۱ جمعرات کے دن صبح کے وقت سفر کرنا۔

۲ سفر کیلئے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔

۳ بلا ضرورت سفر تنہا نہ کرنا، کم از کم دو آدمیوں کا اکٹھے سفر کرنا۔

۴ سفر میں کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھنا۔

۵ سفر میں کتا اور بجنے والی چیز ساتھ نہ رکھنا۔

وضاحت: کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۶ سفر میں جانیوالے کو ان الفاظ میں رخصت کرنا:
اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ

ترجمہ: ''میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں آپ کا دین، آپ کی امانت اور آپ کا آخری عمل۔''

❼ شرکاءِ سفر دو سے زائد ہوں تو کسی کو امیرِ سفر بنانا۔

❽ سفر میں جانیوالے سے دعا کی درخواست کرنا۔

❾ سفر میں بیوی کو ساتھ رکھنا اور دو سے زائد بیویوں کی صورت میں قرعہ اندازی کرنا۔

❿ سفر میں یہ چیزیں ساتھ رکھنا: آئینہ، سرمہ دانی، تیل، کنگھا، مسواک، قینچی، کُھجانے کی ایک لکڑی (جس سے بوقتِ ضرورت بدن کُھجایا جاسکے)

⓫ سواری کیلئے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت بسمِ اللّٰہ کہنا۔

⓬ سواری پر سوار ہونے کے بعد پہلے تین مرتبہ اللّٰہ اکبر کہنا اور پھر یہ دعا پڑھنا:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥

ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

⓭ پھر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ بِسْمِ اللّٰہِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے، میں اللہ کا سہارا لیتا ہوں، میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔''

☆ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ ہی میرے سفر کے ساتھی ہیں، اور آپ ہی میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں، میرے مال اور اولاد کے محافظ ہیں۔''

☆اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں سفر کی مشقت سے، ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو، اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں اور مال و اولاد کے پاس واپس آؤں تو بُری حالت میں آؤں۔''

☆اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے، اور اس کی مسافت کو ہمارے لیے لپیٹ دیجئے۔''

☆اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتا ہوں، اور ایسے عمل کی جس سے آپ راضی ہوں۔''

⑭ دوران سفر اگر کہیں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو راستہ سے ہٹ کر قیام کرنا۔

وضاحت: راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالیں، کہ کہیں آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور ان کو تکلیف ہو۔

⑮ دورانِ سفر سواری کے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا اور سواری کے نشیب یا پستی میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

وضاحت: بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے میں یہ حکمت ہے کہ بلندی پر ہم اگر چہ بظاہر بلند ہوتے نظر آ رہے ہیں، لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں، بلندی اور بڑائی صرف آپ کیلئے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سبحان

اللہ کہنا اس لئے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں

(۱۶) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو اُس میں داخل ہوتے وقت پہلے تین بار یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا

ترجمہ: ''یا اللہ برکت عطا فرما ہمیں اس شہر میں۔''

پھر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ حَبِّبْنَآ اِلٰیٓ اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَآ اِلَیْنَا

ترجمہ: ''یا اللہ! نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اس شہر کے نیک لوگوں کی۔''

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرِ اَھْلِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا

ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے اس بستی کی، اس کے رہنے والوں کی اور اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں، اور اس بستی، اس کے باشندوں اور اس میں جو کچھ ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

(۱۷) سفر کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد جلد اپنے گھر لوٹنا۔

(۱۸) سفر سے واپسی میں اہلِ خانہ کیلئے کچھ تحفہ لانا۔

(۱۹) وطن کی واپسی پر تیز رفتاری کے ساتھ آنا۔

(۲۰) دور دراز کے سفر سے زیادہ مدت کے بعد واپسی کی صورت میں رات کے بجائے صبح کے وقت گھر میں داخل ہونا۔

(۲۱) سفر سے واپسی کی دعا پڑھنا:

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ: ''ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

۲۲ سفر سے لوٹنے کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنا۔

(بخاری مجمع الزوائد ابن ابی شیبہ شمائل کبریٰ مسند احمد ترمذی ابوداؤد مسند بزاز بیہقی کنزالعمال)

نکاح اور رازداری کی سنتیں

۱ اولاد کے جوان ہو جانے کے بعد ان کے رشتہ کرنے میں جلدی کرنا

وضاحت: اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں۔

۲ رشتہ کرنے میں حسب و نسب، حُسن و جمال اور مال و زر کے بجائے دینداری کو ترجیح دینا۔

۳ نکاح سادگی کیساتھ کرنا۔

وضاحت: مسنون اور بابرکت نکاح وہ ہے جو سادہ ہو، جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلّفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

۴ جمعہ کے دن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا۔

وضاحت: یہ محض مستحب اور پسندیدہ عمل ہے اس کے علاوہ کسی بھی مقام اور تاریخ میں نکاح کرنا خلافِ سنت نہیں۔

۵ نکاح علانیہ اور سرِ عام کرنا۔

۶ حسبِ استطاعت مہر مقرر کرنا۔

۷ شادی کی پہلی رات بیوی سے تنہائی کے وقت اسکی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادات واخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس اخلاق وعادات کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں''

۸ بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق اور کھیل کود کرنا۔

۹ بیوی سے صحبت کے ارادے کے وقت یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ: ''میں اللہ کا نام لیکر یہ کام کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچایئے اور جو اولاد آپ ہمیں عطا کریں اُسے بھی شیطان سے دور رکھیئے۔''

اور انزال کے وقت دل میں یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا

ترجمہ: ''اے اللہ! جو اولاد آپ مجھے عطا کریں اس میں شیطان کا حصہ نہ رکھیئے۔''

فائدہ: ان دعاؤں کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی ان شاء اللہ اُس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

۱۰ شب عروسی گذارنے کے بعد ولیمہ کا کھانا کھلانا۔

وضاحت: ولیمہ کیلئے ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلایا جائے، تھوڑا کھانا حسب استطاعت تیار کر کے اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں وغیرہ کو کھلا دینا بھی سنت ادا کرنے کیلئے کافی ہے۔

حدیث میں ہے: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَآءُ (بخاری: ۲/۷۷۸)

ترجمہ: ''بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے جس میں مالدار لوگوں کو بلایا جائے مگر غرباء و مساکین کو نظرانداز کردیا جائے۔''

(بیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ، مرقاۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، بخاری)

بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سنتیں

❶ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا۔

❷ جب سات دن کا ہو جائے تو اس کا کوئی اچھا نام رکھنا۔

وضاحت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ''آدمی اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے، اس لئے چاہئے کہ اچھا نام رکھے۔'' ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء (باپ دادا) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اچھے نام رکھو۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارے ناموں میں سے اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

ایک حدیث میں فرمایا: سَمُّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ (ابوداود) یعنی ''پیغمبروں کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھو''، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ بچوں کے نام انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کے ناموں پر رکھے جائیں۔ شرکیہ نام اور ایسے نام جن کے معنی صحیح نہیں ہرگز نہ رکھے جائیں۔

وضاحت: بعض لوگ عبدالرحمٰن، عبدالخالق، عبدالقدوس جیسے ناموں سے لفظ ''عبد'' کو چھوڑ کر صرف رحمٰن، خالق، قدوس، رزاق اور غفار، قادر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس طرح ''عبد'' کا لفظ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دوسروں کو پکارنا ناجائز اور حرام ہے۔

❸ ساتویں دن عقیقہ کرنا۔

وضاحت: ساتویں دن عقیقہ نہ کرسکیں تو چودھویں دن ورنہ اکیسویں دن یا اس کے بعد جب وسعت ہو کر دیں۔

❹ بچے کا سر مُونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔

❺ سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر میں زَعفَران یا کوئی سی خوشبو لگانا۔

❻ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ کیلئے ایک بکرا یا بکری ذبح کرنا۔

❼ کسی بزرگ سے چھوہارہ چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا اور برکت کی دعا کرانا۔

وضاحت: اس عمل کو ''تحنیک و تبریک'' کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بچے لائے جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو اُن کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں تو آپ نے یہی عمل فرمایا۔

❽ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز و دیگر دین کی باتیں سکھانا اور دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا، تاکہ نماز کا عادی ہو جائے۔

تنبیہ : آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دی جاتی ہے کہ ''ابھی تو بچہ ہے، بڑا ہو کر صحیح ہو جائیگا''۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونیوالی عمارت ٹیڑھی ہی ہوگی، اس لئے ابتدا سے ہی اولاد کو اخلاقِ حسنہ سے مزین کرنا چاہئے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہوگا۔'' (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بخاری ومسلم)

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

❶ جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں اور کلمہ کی تلقین کریں۔ (یعنی وہاں موجود لوگ یا ان میں سے کوئی ایک، اس کے ایک بار کلمہ پڑھنے تک اونچی آواز سے کلمہ پڑھتے رہیں)

❷ جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

ترجمہ : ''اے اللہ! مجھے بخش دیجئے اور مجھ پر رحم فرمایئے اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دیجئے۔''

❸ جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ: ''اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔''

❹ موت واقع ہو جانے کے بعد اہل تعلق کا یہ دعا پڑھنا:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا

ترجمہ : ''بیشک ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔''

❺ روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کرنا۔

❻ میت کو تخت پر رکھنے کیلئے اٹھاتے وقت اور جنازہ اٹھاتے وقت بسم اللہ کہنا۔

❼ میت کی تدفین میں جلدی کرنا۔

❽ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ''اللہ کا نام لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر رکھتا ہوں۔''

❾ میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا کہ پورا سینہ قبلہ کی طرف ہو اور پشت قبر کی دیوار کی طرف ہو۔

وضاحت: آج کل لوگ صرف منہ قبلہ کی طرف کر کے میت کو اس طرح چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے۔ یہ بالکل خلاف سنت ہے۔

❿ تدفین سے فراغت کے بعد میت کیلئے استغفار کرنا اور مُنکَر نکِیر کے جواب میں اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرنا۔

وضاحت: تدفین کے بعد میت کیلئے قبلہ رُو ہو کر دعا کرنا مسنون ہے، لیکن نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا (جو کہ رائج ہے) بدعت ہے۔

(ترمذی، مستدرک حاکم، بخاری و مسلم، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، حاشیۃ الطحاوی)

میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ

میت کو سنت کے مطابق غسل دینے میں جو مراحل پیش آتے ہیں انہیں بالترتیب تحریر کیا جاتا ہے:

❶ پہلا مرحلہ : میت کو جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ لوبان کی دھونی دینی چاہیے پھر میت کو اس پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ اس کی دائیں طرف ہو۔ لیکن اگر اس طرح کرنے میں دشواری ہو تو پھر جس طرف چاہیں لٹادیں۔

❷ دوسرا مرحلہ : پھر میت کے بدن کے کپڑے (کرتہ، شیروانی، بنیان وغیرہ) چاک کر لیں اور تہبند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر وہ کپڑے اتار لیں۔ یہ تہبند لمبائی میں ناف سے پنڈلی تک اور موٹے کپڑے کا ہونا چاہیے کہ گیلا ہونے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔

❸ تیسرا مرحلہ : ناف سے لے کر زانو تک میت کا بدن دیکھنا جائز نہیں ایسی جگہ ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے میت کو استنجاء کرانے اور غسل دینے میں اس جگہ کیلئے دستانے پہننا چاہئیں یا کپڑا ہاتھ پر لپیٹ لینا چاہئے کیونکہ جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی دستانوں کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اور نگاہ ڈالنا بھی ناجائز ہے۔

غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجاء کرائیں اور پھر پانی سے پاک کریں۔

④ چوتھا مرحلہ: پھر میت کو وضو کرائیں۔ لیکن وضو میں گٹوں (پہنچوں) تک ہاتھ نہ دھلائیں، نہ کلی کرائیں اور نہ ناک میں پانی ڈالیں۔ بلکہ روئی کا پھایا تر کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیں اسی طرح یہ عمل تین دفعہ کریں۔ پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کریں۔

وضاحت: یاد رہے کہ اگر انتقال ایسی حالت میں ہوا ہو کہ میت پر غسل فرض ہو (مثلاً کسی شخص کا جنابت کی حالت میں، یا کسی عورت کا حیض ونفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے) تو بھی منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے مگر ضروری نہیں ہے۔

پھر ناک منہ اور کانوں میں روئی رکھدیں تاکہ وضو اور غسل کے دوران پانی اندر نہ رہ جائے۔ پھر منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں، پھر تین دفعہ دونوں پیر دھلائیں۔

⑤ پانچواں مرحلہ: جب وضو مکمل ہو جائے تو سر کو (اور اگر مرد ہو تو داڑھی کو بھی) گل خیرو، یا خطمی، یا کھلی، یا بیسن یا صابن وغیرہ سے مل کر دھو دیں۔

⑥ چھٹا مرحلہ: پھر اسے بائیں کروٹ لٹائیں اور بیری کے پتوں ملا پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پاؤں تک اتنا ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

⑦ ساتواں مرحلہ: پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

⑧ **آٹھواں مرحلہ :** اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کردیں اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف سے آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں ۔ اگر کچھ فضلہ (پیشاب، یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھو دیں، وضو اور غسل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس ناپاکی کے نکلنے سے میّت کے وضو اور غسل میں کوئی نقصان نہیں آتا۔

⑨ **نواں مرحلہ:** پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ خوب بہادیں کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے۔ پھر دوسرا دستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے دوسرا تہبند بدل دیں۔

⑩ **دسواں مرحلہ :** پھر چارپائی پر کفن کے کپڑے اس طریقے سے اوپر نیچے بچھائیں جو آگے کفن پہنانے کے مسنون طریقہ میں لکھا آرہا ہے پھر میّت کو آرام سے غسل کے تختے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دیں اور ناک، کان اور منہ سے روئی نکال دیں۔ (تفہیم الفقہ وعامۃ الکتب)

مسنون کفن کی مقدار

مرد کا مسنون کفن: مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں:

(۱) **اِزَار:** سر سے پاؤں تک لمبی چادر۔

(۲) **لِفَافہ :** اسے چادر بھی کہتے ہیں جو ازار سے لمبائی میں تقریباً ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ ہو۔

(۳) **کُرتہ :** (بغیر آستین اور بغیر کلی کے) اسے قمیص یا کفن بھی کہتے ہیں، یہ گردن سے پاؤں تک ہو۔

عورت کا مسنون کفن: عورت کے کفن کے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

(۱) ازار: سر سے پاؤں تک۔ (مردوں کی طرح)

(۲) لفافہ: ازار سے لمبائی میں ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ۔

(۳) کرتہ: بغیر آستین اور کلی کا کرتہ جو پاؤں سے گردن تک ہو۔

(۴) سینہ بند: بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

(۵) سر بند: اسے خمار یا اوڑھنی بھی کہتے ہیں، یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے۔

خلاصہ: عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہٖ وہی ہیں جو مرد کیلئے ہوتے ہیں، البتہ دو کپڑے زائد ہیں: سینہ بند اور سر بند۔

مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس کے بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں، جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو غسل کے بعد جو تہبند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال لیں اس کے سر، داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں یاد رہے کہ مرد کو زعفران نہیں لگانا چاہئے پھر پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (یعنی جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کافور مل دیں۔

اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر لپیٹ دیں پھر اس کے اوپر دایاں کنارہ لپیٹ دیں تا کہ دایاں کنارہ اوپر رہے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹ دیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لیکر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دیں، تا کہ ہوا سے یا ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ

عورت کیلئے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قمیص کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی نصف حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو اس طرح سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو جو تہبند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

پھر اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں) پر کافور مل دیں، پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینے کی طرف ڈال دیں، ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف، پھر سر بند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں، ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے، سر بند اس کے اندر آ جائیگا۔ اس کے بعد سینہ بند سینے کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھیں، پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پلّہ نیچے اور دایاں اوپر رہے، اس کے بعد (دھجی) کتر سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

نماز جنازہ کی سنتیں

① امام کا میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا، خواہ میت مذکر ہو یا مؤنث۔

② پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا۔

③ دوسری تکبیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا

④ تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کرنا۔ (ردالمحتار وعامۃ الکتب)

متفرق سنتیں

① قیلولہ کرنا (یعنی دوپہر کے وقت کچھ دیر کیلئے لیٹ جانا، خواہ نیند آئے یا نہ آئے)۔

② سرکہ استعمال کرنا۔

فائدہ: حدیث کی رو سے سرکہ مستقل سالن ہے۔ لہٰذا جس گھر میں سرکہ ہو اس میں مزید سالن کی ضرورت نہیں۔

③ شام ہو جانے کے بعد بچوں کو باہر نہ نکلنے دینا۔

وضاحت: حدیث میں ہے کہ شام کے بعد شیطان کا لشکر زمین پر پھیلتا ہے۔ اگر بچوں کو کسی ضرورت سے باہر نکلنا ہو تو انہیں یہ دعا پڑھ کر نکلنے کی تاکید کی جائے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ: "میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، طاقت وقوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔" بچے خود نہ پڑھ سکیں تو بڑے یہ دعا پڑھ کر ان کے ساتھ نکلیں۔ ان شاء اللہ اس دعا کی برکت سے وہ شیاطین اور جنات کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

۴ تکیہ استعمال کرنا۔

وضاحت: مطلقاً تکیہ کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ البتہ اگر کوئی مزید سنت پر عمل کرنے کی نیت سے ایسا تکیہ استعمال کرے جس میں کسی درخت بالخصوص کھجور کی چھال بھری ہوئی ہو تو وہ زیادہ موجب اجر وثواب ہے۔

۵ مرد کیلئے ساڑھے چار ماشہ کی مقدار چاندی کی انگوٹھی پہننا۔

وضاحت: اس سے زیادہ وزن کی انگوٹھی پہننا مرد کیلئے جائز نہیں، اسی طرح ایک سے زائد انگوٹھیاں پہننا بھی ناجائز اور خلافِ شریعت ہے۔

۶ دینی لحاظ سے کسی بڑی شخصیت کے آنے پر تعظیماً کھڑا ہونا۔

فائدہ: لیکن کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کیلئے کھڑے ہوں۔

۷ کسی مجلس میں جانے کے بعد جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جانا۔

وضاحت: لیکن اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مجلس میں پہلے سے موجود لوگوں کیلئے مسنون یہ ہے کہ وہ ذرا مل مل کر بیٹھ جائیں اور آنے والے کیلئے جگہ بنادیں۔

⑧ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل صاحب خانہ سے اجازت لینا۔

وضاحت: اجازت لینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازہ کے باہر اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہیں، پھر اجازت مانگیں: ''کیا میں اندر آ سکتا ہوں''؟ اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک، ورنہ دوسری اور تیسری دفعہ بھی اسی طرح اجازت مانگیں اگر اب بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔

⑨ عشاء کے بعد جلد سونا اور صبح جلد بیدار ہو جانا۔

⑩ صبح بوقت تہجد مرغ کی بانگ سُن کر اٹھنا۔

⑪ ہر ہفتے، ورنہ پندرہ دن بعد ناخن کاٹنا۔

وضاحت: ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اس بارے میں جو بعض روایات نقل کی جاتی ہیں وہ بھی ثابت نہیں ہیں۔ بعض کتب میں یہ ترتیب درج ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلیا (سب سے چھوٹی انگلی) تک لے جائے، پھر بائیں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے تک لے جائے اور آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹے۔ لیکن یہ ترتیب کسی حدیث سے ثابت نہیں، کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر اس ترتیب کو مسنون نہ سمجھے۔

⑫ اپنے ہاتھ کی کمائی کھانا۔

⑬ ضرورت سے بازار جانا اور خرید و فروخت کرنا۔

⑭ ایک دام میں فروخت کرنا۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم خریدنا چاہو تو وہ دام لگاؤ جو تم دینا چاہتے ہو خواہ وہ دے یا نہ دے، اسی طرح جب فروخت کرنا چاہو تو وہی بھاؤ کہو جو تم چاہتے ہو خواہ ملے یا نہ ملے''۔

⑮ ھدیہ قبول کرنا۔

وضاحت: ہدیہ خوشی اور محبت و الفت کی زیادتی کیلئے پیش کیا جاتا ہے، جس کا مقصد مسلمان کی خوش دلی اور اس کی دعا کا استحقاق ہے اور یہ مطلوب ہے، اسی وجہ سے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہدیہ سے خوش ہوتے اور اسے قبول فرماتے۔

⑯ ھدیہ پیش کرنے والے کو ھدیہ دینا۔

⑰ ھدیہ پیش کرنے پر یہ دعا دینا: جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا

فائدہ: ھدیہ کے بعض آداب یہ ہیں:

(۱) ھدیہ مناسبت پیدا ہو جانے کے بعد دینا بہتر ہے۔

(۲) ھدیہ ہر قسم کی دینی و دنیوی غرض سے خالی ہو۔

(۳) ھدیہ دینے میں مُھدیٰ الیہ (جس کو ھدیہ دیا جائے) کے مزاج کی مکمل رعایت رکھی جائے۔

(۴) ھدیہ دینے میں زیادہ تکلف نہ ہو، بلکہ کم سے کم مقدار میں بھی ھدیہ دیا جا سکتا ہے۔

(۵) ھدیہ بصورت نقد دینا، یہ ھدیہ کی سب سے بہتر صورت ہے کیونکہ اس میں ایک تو اخفاء ہے، دوسرا یہ کہ یہ نافع بھی زیادہ ہے اس لئے کہ نقد رقم سے

ہر قسم کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور اگر فی الحال کوئی ضرورت نہیں تو نقد رقم آئندہ ضرورت کیلئے بھی محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔

۱۸ گھوڑے، اونٹ، خچر اور گدھے پر سواری کرنا۔

۱۹ بکریاں پالنا۔

۲۰ بکریاں چرانا۔

۲۱ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلنا اور ان سے مزاح کرنا۔

۲۲ بیوی سے مزاح کرنا۔

۲۳ دلجوئی کی غرض سے اپنی اہلیہ کیساتھ دوڑ لگانا۔

وضاحت: بشرطیکہ وہ جگہ ایسی ہو جس میں بے پردگی کا خطرہ نہ ہو۔

۲۴ گوٹ لگا کر بیٹھنا (یعنی گھٹنوں کو کھڑا کر کے سُرین کے بل بیٹھنا جس میں پنڈلیوں پر دونوں ہاتھوں سے حلقہ بنالیا جائے یا ہاتھوں کے بجائے کمر اور پنڈلیوں پر کپڑا لپیٹ لیا جائے)

فائدہ: یہ تواضع اور مسکنت کی نشست ہے، اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی اکثر اسے اختیار فرماتے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی۔

۲۵ خوشبو استعمال کرنا۔

۲۶ گھریلو کام خود انجام دینا۔

۲۷ چمڑے کے موزے پہننا اور ان پر مسح کرنا۔

۲۸ بارش کے وقت کپڑے اتار کر بارش کی بوندوں کو اپنے بدن پر لینا۔

۲۹ اولاد سے محبت وشفقت کا اظہار اور اس کا بوسہ لینا۔

۳۰ اپنے ذاتی، گھریلو اور انتظامی امور میں سمجھدار اور دیندار لوگوں سے مشورہ کرنا۔

وضاحت: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مشورہ کا صریح حکم دیا ہے، سورۂ شوریٰ میں مؤمنین کاملین کے اوصاف کو ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ ترجمہ ''ان کے امور مشورہ سے طے ہوتے ہیں''۔ اس سے معلوم ہوا کہ باہمی امور میں مشاورت کامل ایمان کی علامت اور پہچان ہے، جبکہ انکے مقابلہ میں ''جبابرہ'' اور ''متکبرین'' کا طریقہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو سب سے زیادہ صائب الرائے اور عقلمند سمجھ کر بلا مشورہ اپنے امور انجام دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشورہ کا حکم دیا گیا، چنانچہ سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ ترجمہ: ''اور ان صحابہ کرام سے مشورہ کرتے رہا کیجئے امور میں'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق صحابہ کرام سے مشورہ کیا، اسی طرح غزوۂ خندق اور صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام سے مشورہ کیا۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی اسی نقشِ قدم پر گامزن رہے، حتیٰ کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمولی معمولی امور میں بھی اصاغر تک سے مشورہ فرماتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کام کے کرنے میں کسی مسلمان سے مشورہ کیا، اللہ تعالیٰ اچھے راستہ کی جانب اس کی رہنمائی فرمائیں گے'' (مطلب یہ ہے کہ جو مشورہ سے اپنے اہم امور کو انجام دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے خیر اور بھلائی کا راستہ کھول دیتے ہیں اور اس میں وہ نقصان نہیں اٹھاتا)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جب کوئی قوم مشورہ

سے کام کرتی ہے تو ضرور ان کی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔"

بڑوں کی طرح اپنے کم عمروں سے مشورہ کرنا بھی سنت ہے۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں ضرورت پڑتی تو جوانوں کو بلا کر مشورہ کرتے اور ان کی تیزیٔ عقل سے فائدہ اٹھاتے۔

وضاحت: واضح رہے کہ مشورہ کا حکم ہر موقع پر نہیں، بلکہ مشورہ صرف ان ہی چیزوں میں ہے جن کے بارے میں قرآن وحدیث کا واضح قطعی حکم موجود نہ ہو ۔ مثلاً علم دین حاصل کرنے کا مشورہ نہ کیا جائے، ہاں! یہ مشورہ کر سکتے ہیں کہ علم دین کہاں حاصل کیا جائے؟ اور اس کی کیا صورت وترتیب اختیار کی جائے؟

۲۱ چھینک آنے پر " اَلْحَمْدُلِلّٰه " اس کے جواب میں "يَرْحَمُكَ اللّٰه " اور جواب دینے والے کو " يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ " کہنا۔

۲۲ جمائی آنے کے وقت منہ کو بند کرنے کی کوشش کرنا ورنہ منہ پر ہاتھ رکھ لینا۔

وضاحت: اگر جمائی نماز کے اندر حالت قیام میں آئے تو دائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھیں اور بقیہ اوقات میں بائیں ہاتھ کی پشت۔

فائدہ: جمائی روکنے کے نسخے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی کو روکنے کی کوشش کرنے کا حکم فرمایا ہے، جمائی کو روکنے کے نسخے یہ ہیں:

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے جمائی رک جاتی ہے۔

(۲) نچلے ہونٹ کو اوپر کے دانت سے ذرا سا چبائیں۔

(۳) نچلے اور اوپر کے دانتوں سے زبان کو ذرا کاٹیں۔

(۴) نیچے اور اوپر کی ڈاڑھوں کو ملا کر زور سے بھینچیں۔

(٣٣) برے ناموں کو اچھے ناموں سے بدلنا۔

(٣٤) قرآن مجید کی تلاوت خوش اِلحانی کے ساتھ کرنا ۔

(٣٥) دوسروں سے قرآن مجید سنانے کی فرمائش کرنا۔

(٣٦) رمضان المبارک میں کثرت سے تلاوت کا اہتمام کرنا۔

(٣٧) رمضان المبارک میں قرآن مجید کا دَوْر کرنا ۔(یعنی ایک دوسرے کو قرآن مجید سنانا)

(٣٨) گھروں میں مساجد (جائے نماز) بنانا۔

(٣٩) نوافل گھر میں ادا کرنا۔

(٤٠) نیک عمل میں دوام اور ہمیشگی اختیار کرنا۔

(٤١) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا۔

(٤٢) بھولنے کے اندیشہ سے انگلی وغیرہ میں کوئی نشان لگا لینا۔

وضاحت: پرانے زمانے میں یہ طریقہ رائج تھا، اس کی جگہ اب یادداشت کے طور پر لکھ لیا جاتا ہے، اس زمانہ میں چونکہ لکھنا پڑھنا کم تھا اس لئے یہ طریقہ تھا۔

(٤٣) ہر اسلامی ماہ کا چاند دیکھنا، بالخصوص ٢٩ شعبان کو رمضان کے چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا۔

(٤٤) افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا۔

(٤٥) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مردوں اور عورتوں کا اعتکاف کرنا (مرد مساجد میں اور خواتین گھر کی جائے نماز میں اعتکاف کا اہتمام کریں)

(٤٦) اعتکاف کی جگہ چادریں لٹکانا اور بستر لگانا۔

(۴۷) ایامِ بیض، یعنی ہر اسلامی ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ رکھنا۔

(۴۸) عاشورہ، یعنی مُحرم کی دسویں تاریخ اور اسکے ساتھ نویں یا گیارھویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔

(۴۹) شوال کے چھ روزے رکھنا۔

وضاحت: شوال کے چھ روزے مسلسل رکھنے ضروری نہیں، بلکہ پورے ماہ میں جس ترتیب سے چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

(۵۰) عشرۂ ذی الحجہ کے روزے، بالخصوص یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کا اہتمام کرنا۔

(۵۱) سفر وحضر میں عصا (لاٹھی) کا استعمال کرنا۔

وضاحت: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عصا کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''اس میں چھ خصوصیتیں ہیں:

(۱) انبیاء کی سنت۔

(۲) صُلَحاء کی زینت۔

(۳) منافقین کیلئے باعثِ غم۔

(۴) دشمنوں پر ہتھیار۔

(۵) کمزوروں اور ضعیفوں کا مُعاون۔

(۶) زیادتی طاعات۔''

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اس کے فوائد کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''مومن کے پاس جب عصا ہوتا ہے تو اس سے شیطان بھاگتا ہے، فاجر اور

منافق اس سے خوف کھاتے ہیں، نماز پڑھے تو قبلہ ہو جاتا ہے، تھک جائے تو قوت کا باعث ہوتا ہے۔" مزید ذکر فرمایا: حجاج نے ایک اعرابی سے (جس کے ہاتھ میں عصا تھا) پوچھا: "یہ کیا ہے؟" اس نے جواب دیا: "عصا ہے، جس میں نماز کے وقت سُترہ بنالیتا ہوں، اپنے جانوروں کو ہانکتا ہوں، سفر میں اس سے قوت حاصل کرتا ہوں (اسکے سہارے چلتا ہوں)، چلنے میں اس کا سہارا لیکر قدم بڑھاتا ہوں، اسکے سہارے نہر میں چھلانگ لگاتا ہوں، گرنے پھسلنے سے محفوظ رہتا ہوں، دھوپ کے وقت کپڑے ڈال کر سایہ کر کے دھوپ سے بچتا ہوں، اس سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں، کاٹنے والے کتے سے حفاظت حاصل کرتا ہوں۔"

۵۲ جب بچوں کی عمریں 10 سال کی ہو جائیں تو بھائی بہنوں کے بستر الگ کر دینا۔

۵۳ نماز کیلئے گھر سے وضو کر کے مسجد جانا۔

۵۴ رات کو سونے سے پہلے بیوی، بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں سنانا اور ان سے خوش طبعی کی باتیں کرنا۔

۵۵ سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کیلئے کہنا اور اس کی واضح اجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا۔

۵۶ موسم کا پہلا اور نیا پھل آنکھوں اور پھر لبوں (ہونٹوں) سے لگا کر یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ

ترجمہ:۔ اے اللہ! جیسے آپ نے ہمیں (اس موسم کا) پہلا پھل دکھایا (اور عنایت فرمایا) اسی طرح اس کا آخری پھل بھی دکھایئے (اور عنایت فرمایئے) گا۔ اور پھر یہ نیا پھل پاس بیٹھے ہوئے کسی بچے کو دیدینا۔

۵۷ تیز رفتاری اور چستی کے ساتھ چلنا۔

۵۸ کبھی کبھار ننگے پاؤں چلنا۔

۵۹ عبرت و موعظت یا اہل قبرستان کے حق میں دعا کرنے کی نیت سے وقتاً فوقتاً قبرستان میں حاضری دینا۔

۶۰ جنازہ تیز قدموں کے ساتھ لے چلنا۔

(بیہقی فی شعب الایمان، ترمذی، شمائل کبریٰ، بخاری و مسلم، ابن ماجہ، سبل الہدیٰ، الترغیب، زاد المعاد، سیرۃ الشامی، ابن سعد، شمائل ترمذی)
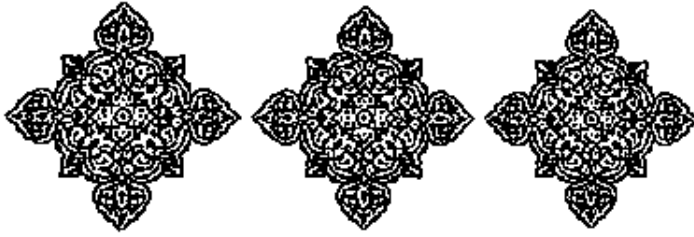
خلاف سنت امور کا بیان

❶ کھڑے ہو کر کھانا۔

❷ بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا۔

❸ میز یا ٹیبل پر کھانا۔

❹ کرسی پر کھانا۔

❺ جوتے پہن کر کھانا کھانا۔

❻ رکابی میں سالن وغیرہ اتنی مقدار میں چھوڑ دینا جو دوسرے کے استعمال میں بھی نہ آسکے۔

وضاحت: آجکل لوگ بوتل پی کر یا چائے پی کر ایک آدھ گھونٹ چھوڑ دیتے ہیں، اسی طرح کھانے کی اشیاء بھی ذرا سی مقدار بچا کر ضائع کر دیتے ہیں، یہ نعمتوں کی ناقدری اور سنت کی خلاف ورزی ہے۔

❼ تیز گرم کھانا۔

وضاحت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز گرم کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ معتدل ہو جائے۔ البتہ چائے اس ممانعت سے مستثنٰی ہے کیونکہ اس کا گرم ہی پینا نافع ہے۔

❽ غٹ غٹ پینا۔

⑨ برتن میں پھونک مارنا۔

⑩ برتن میں سانس لینا۔

⑪ سونے چاندی کے برتن میں پینا۔

⑫ بالوں کو خشک اور پراگندہ رکھنا۔

⑬ فاخرانہ لباس پہننا۔

⑭ باریک لباس پہننا۔

⑮ پیٹ کے بل سونا۔

⑯ مکان میں تنہا سونا۔

⑰ خطرہ کی جگہ سونا، مثلاً منڈیر کی چھت پر سونا۔

⑱ آلودہ ہاتھوں کو دھوئے بغیر کھانا کھانا۔

⑲ ممنوع اوقات میں (یعنی نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک، عصر کے بعد اور مغرب کے بعد) سونا (اِلّا یہ کہ معذور یا مریض ہو)

⑳ انگریزی بال رکھنا۔

㉑ مسنون مقدار سے زائد بڑے بال رکھنا۔

وضاحت: مسنون مقدار کی وضاحت ''بالوں کی سنتیں'' کے ضمن میں صفحہ نمبر ۴۰ پر گذر چکی ہے۔

㉒ مصنوعی بال لگانا۔

㉓ کھیل کیلئے پرندے پالنا ۔

㉔ خطوط و مراسلات میں بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنا۔

(۲۵) جمعہ کے دن امام کے خطبہ کیلئے منبر پر آ جانے کے بعد بات چیت کرنا۔

(۲۶) ہمیشہ ننگے پاؤں چلنا۔

وضاحت: کبھی کبھار ننگے پاؤں چلنا سنت ہے، بلکہ حدیث میں اس کی ترغیب آئی ہے لیکن ہمیشہ ننگے پاؤں چلنے کی عادت بنا لینا ممنوع اور خلافِ سنت ہے۔

(۲۷) پیشاب، پاخانہ میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا۔

(۲۸) راستہ میں پیشاب کرنا۔

(۲۹) نہر کے کنارے یا سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا۔

(۳۰) غسل خانہ میں پیشاب کرنا۔

(۳۱) ہوا کے رخ پر پیشاب کرنا۔

(۳۲) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

(۳۳) پیشاب، پاخانہ کے وقت بات کرنا۔

(۳۴) پیشاب کے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا۔

(۳۵) کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔

(۳۶) نماز مغرب میں اذان و جماعت کے درمیان فاصلہ کرنا۔

(۳۷) چلتے وقت اِدھر اُدھر دیکھنا۔

(۳۸) اقامت کے دوران ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔

(۳۹) بدفالی لینا۔

وضاحت: مثلاً سفر میں جاتے وقت اگر گیدڑ راستہ سے گذر جائے تو اس دن سفر نہ کرنا بلکہ کسی اور دن سفر کرنا، صبح کے وقت بندر کے نام لینے کو بُرا سمجھنا اور

کسی آدمی یا جگہ کو منحوس سمجھنا، اسی طرح یہ کہنا کہ ''اس مکان کی نحوست کی وجہ سے ہمیں یہ بیماری یا نقصان ہوا''۔ یہ سب باتیں من گھڑت اور بے اصل ہیں۔

۴۰ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھنا۔

۴۱ دائیں ہاتھ سے جوتا پکڑنا۔

۴۲ نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر قصہ گوئی کرنا۔

وضاحت: اگر دینی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، یا نصیحت کی باتیں کی جائیں، یا انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا ذکر کیا جائے۔ (یعنی ان کی دین پر استقامت کے ایسے واقعات سنائے جائیں جن سے دین پر چلنے کا شوق پیدا ہو) تو کچھ حرج نہیں، اسی طرح اگر کاریگر اپنا کام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(شمائل کبریٰ، مسلم، عمدۃ القاری، جمع الوسائل شرح مسلم، مجمع الزوائد، کنز العمال، سیرۃ الشامی، بخاری و مسلم، مشکوۃ، مسند احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، نسائی، فتاویٰ عثمانی، وعامۃ الکتب)

وہ کام جو سنت سمجھ کر کیے جاتے ہیں

حالانکہ وہ خلافِ سنت اور بدعت ہیں

① محرم کے مہینہ میں شادی بیاہ اور خوشی کی دیگر تقریبات کو ممنوع سمجھنا۔

② جمعہ کے پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھنا اور دوسرے خطبہ میں ہاتھ چھوڑ دینا۔

③ اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

④ کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

⑤ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی طور پر بلند آواز سے کلمہ یا درود پڑھنا۔

⑥ فرض نمازوں کے بعد آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ علی النّبِیّ کا پڑھنا۔

⑦ جماعت کے بعد امام سے مصافحہ کا التزام کرنا۔

⑧ نوافل کے بعد اجتماعی دعا کرنا۔

⑨ نمازِ عید کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا اور ''عید مبارک'' کہنا۔

⑩ ایصالِ ثواب کی غرض سے اجتماعی قرآن خوانی کرانا اور اس کے بعد کھانا کھلانا۔

⑪ گیارہویں کھانا اور پکانا۔

⑫ مروج ختم یعنی کھانا سامنے رکھ کر قرآن مجید پڑھنا۔

⑬ مروج شبینہ۔

وضاحت: رمضان المبارک میں مساجد اور گھروں میں جو شبینہ ہوتا ہے اس

میں کئی قباحتیں ہیں مثلاً بلا ضرورت لاؤڈ اسپیکر کھول کر پورے محلہ کا آرام وراحت اور انفرادی عبادات ومعمولات کو غارت کر دیا جاتا ہے۔ مسجد میں شور وغل، ضرورت سے درجہا بڑھ کر روشنی اور دیگر کئی خرافات کا مظاہرہ، پھر جماعت بھی اس انداز سے ہوتی ہے کہ بعض لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، بعض بیٹھے اونگھتے ہیں، بعض تو باتوں میں مشغول ہوتے ہیں اور بعض ائمہ قرآن ایسی تیز رفتاری سے پڑھتے ہیں کہ سوائے یعلمون، تعلمون کے کچھ پلے نہیں پڑتا، اور دوسرے ارکان رکوع، سجدہ وغیرہ بھی اسی رفتار سے ادا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس تنہائی کی عبادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت، ریاء وسُمعت (شہرت) سے دور اور اقرب الی القبول ہے۔

مذکورہ مفاسد کی بناء پر علماء نے مروجہ شبینہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

البتہ اگر اس میں درج ذیل شرائط کی رعایت رکھی جائے تو جائز ہے:۔

(۱) قرآن مجید ترتیل سے پڑھیں۔

(۲) شبینہ نوافل کے بجائے تراویح میں پڑھیں۔

(۳) جماعت کے وقت تخلف نہ کریں۔ یعنی جماعت میں شرکت کرنے سے نہ بچیں بلکہ خوش دلی اور ذوق وشوق سے شریکِ جماعت ہوں۔

(۴) ریاء اور نمود کیلئے نہ کریں۔

(۵) ضرورت سے زیادہ اپنی یا مسجد کی بجلی استعمال نہ کریں، لاؤڈ اسپیکر بھی بلاضرورت استعمال نہ کریں۔

(۶) قاری صاحبان محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت سے قرآن کریم سنائیں، مشروط یا معروف طور پر تلاوت کی اجرت نہ لیں کیونکہ اس کی اجرت لینا قطعاً حرام ہے۔

(۷) سننے والے قرآن پاک پورے ادب واحترام سے سنیں۔

⑭ اذان سے قبل اور نمازوں کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔

⑮ اذان میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا۔

⑯ اذان کے جواب میں کلمہ توحید کے بعد محمد رسول اللہ کہنا۔

⑰ اقامت میں حیّ علی الصّلوۃ کے وقت کھڑے ہونے کا التزام کرنا۔

⑱ مخصوص طرز پر چار یا آٹھ رکعت پڑھنا۔

وضاحت: مخصوص طرز سے مراد یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچاس بار سورہ اخلاص یا ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ قدر اور پچیس بار سورہ اخلاص پڑھی جائے۔

⑲ میت کے سینہ پر کلمۂ شہادت لکھنا۔

⑳ میت کے ساتھ قبرستان تک قرآن مجید لے جانا۔

㉑ جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنا۔

㉒ جنازہ لے جاتے وقت بلند آواز سے کلمہ پڑھنا یا کوئی اور ذکر کرنا۔

㉓ قبر میں عہد نامہ رکھنا۔

㉔ تدفین کے بعد بالالتزام تین دفعہ دعا مانگنا۔

㉕ تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔

㉖ قبروں پر آیاتِ قرآنیہ لکھی ہوئی چادر ڈالنا۔

㉗ کفن پر کلمہ طیبہ لکھنا۔

㉘ کفن سے کپڑا بچا کر امام کا مصلّٰی بنانا۔

㉙ حیلۂ اسقاط کرنا۔

وضاحت: میت کی فوت شدہ نمازوں اور روزں وغیرہ کے بدلے میں حیلۂ اسقاط کی کئی صورتیں مروج ہیں جن میں سے عام اور معروف صورت یہ ہے

کہ قرآن مجید اور اس کیساتھ کچھ غلہ اور نقد رقم رکھ کر جنازہ میں شریک تمام مجمع کے سامنے یہ کہہ کر چکر لگایا جاتا ہے کہ یہ رقم، غلہ اور قرآن مجید ہم تمہیں میت کے فوت شدہ نمازوں اور روزوں وغیرہ کے فدیہ میں بخش رہے ہیں اور وہ تمام لوگ محض زبان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہاں! ہم نے قبول کیا۔ دونوں طرف سے لینے دینے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔ یہ رسم خلاف عقل وشرع اور انتہائی قبیح بدعت ہے۔

۴۰ اہل میت کی طرف سے دعوت کا اہتمام کرنا۔

۴۱ ایصال ثواب کیلئے اجتماع کا اہتمام کرنا۔

۴۲ سالگرہ، یعنی پیدائش سے سال پورا ہونے پر تقریب اور خوشی منانا۔

۴۳ عرس اور برسی منانا۔

۴۴ ماہ صفر کے آخری بدھ میں عمدہ کھانا پکانا۔

وضاحت: مشہور ہے کہ ماہ صفر کے آخری بدھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض سے شفاء ہوئی تھی، اس خوشی میں کھانا پکانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ غلط اور من گھڑت بات ہے جس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

۴۵ تعزیہ بنانا، دیکھنا۔

۴۶ محرم میں سبیل لگانا۔

۴۷ ۲۲ رجب کو کونڈوں کا ختم دلوانا۔

۴۸ بیماری سے شفاء کیلئے بکرا ذبح کرنا۔

وضاحت: حالانکہ نقد رقم کا صدقہ سب سے افضل ہے۔ معہذا لوگ بکرے کا صدقہ ہی ضروری سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ جان کے بدلے جان ہے حالانکہ یہ عقیدہ ہی باطل ہے۔

(۳۹) متبرک راتوں (شب برأت اور شب قدر وغیرہ) میں مساجد کو سجانا، چراغاں کرنا اور عبادت کیلئے جمع ہونا۔

(۴۰) ختمِ قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا۔

(۴۱) دس محرم کو مٹھائی لاکر گھر میں تقسیم کرنا۔

(۴۲) ۷/۱۳/۲۷ رجب کو روزہ رکھنا۔

(۴۳) موسیقی اور گانوں کی طرز پر حمد ونعت اور نظمیں پڑھنا۔

(۴۴) رخصت ہوتے وقت اور فون پر بات ختم کرتے ہوئے "خدا حافظ" کہنا۔

وضاحت: ایسے موقع پر بھی مسنون سلام کرنا چاہئے۔

(۴۵) نکاح کے وقت دولھا کے سر پر سہرا باندھنا۔

(۴۶) حج کو جانے والے کو نعروں کے ساتھ رخصت کرنا۔

(۴۷) اعتکاف کے ختم پر مُعْتَکِفِین (اعتکاف کرنیوالوں) کو پھولوں کے ہار پہنانا۔

(۴۸) شیر خوار بچے کے انتقال پر اس کی ماں سے دودھ بخشوانا۔

(۴۹) میت کیلئے تین دن خیرات کرنا۔

(۵۰) درودِ تاج، درودِ ماہی، درودِ لکھی اور گنج العرش وغیرہ پڑھنا۔ (یہ سب چیزیں بے ثبوت ہیں)

(شمائل کبریٰ، احسن الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ، اشرف التوضیح، فتاویٰ عثمانی، خیر الفتاویٰ)

خصائلِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض پاکیزہ شمائل اور مبارک عادات کا بیان۔

خوش خلقی : حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خُلق تھے، نہ بہت زیادہ لانبے تھے نہ پستہ قد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ اپنا کان اُس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہ ہو جاتا آپ اپنا کان نہیں ہٹاتے تھے۔

برتاؤ کا انداز : برتاؤ میں سختی کے بجائے نرمی کو پسند فرماتے۔ آپ انتہائی نرم مزاج، حلیم الطبع اور رحمدل تھے۔

شانِ مسکنت : عاجزانہ صورت سے بیٹھتے، غریب مسکینوں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے، کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، چپاتی کبھی نہیں کھائی اور تکلف کی طشتریوں میں کھانا نہیں کھایا۔

فکرِ آخرت : آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت آخرت کی فکر میں اور امورِ آخرت کی سوچ میں رہتے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے غمگین رہتے، اس کا ایک تسلسل قائم تھا کہ کسی وقت آپ کو چین نہیں آتا تھا، اکثر طویل خاموشی اختیار فرماتے۔

اندازِ گفتگو : بلا ضرورت کلام نہ فرماتے، جب بولتے تو اتنا صاف کہ سننے والا خوب سمجھ لے، نہ اتنا کلام فرماتے کہ آدمی اُکتا جائے نہ اتنا مختصر کہ بات ادھوری رہ جائے۔

چلنے کا انداز : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ کچھ جھک کر اور کچھ تیز رفتاری سے مردانہ وار پاؤں زمین پر سے اٹھا کر چلنے کی تھی، چلتے ہوئے ایسے معلوم ہوتا تھا گویا کسی اونچی جگہ سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔

فائدہ: اتباع سنت کے حریص کو ابتداء تکلف اسکی عادت ڈالنی چاہئے۔
جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔
دیکھنے کا انداز: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ مڑ کر توجہ فرماتے، یعنی صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، اس لئے کہ اس طرح دوسرے کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات متکبرانہ حالت ہو جاتی ہے۔
حیا کا ذکر: نگاہ نیچی رکھتے تھے، غایتِ حیا کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ یعنی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کسی سے بالمقابل نہ ہوتے تھے۔
ہنسنے کا انداز: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا زیادہ تر تبسم تھا، جس سے صرف آپکے دندان مبارک (جو بارش کے اولوں کی طرح پاک وشفاف تھے) ظاہر ہوتے۔
اہل خانہ کے ساتھ برتاؤ: گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف نہ پہنچے، اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے دروازہ کھولتے، آہستہ سے باہر تشریف لے جاتے۔ اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔
مرغوب غذائیں: شہد، عجوہ کھجور، کدو، کُھرچن اور ثرید (شوربے میں بھگوئی روٹی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھیں۔
شانِ تواضع: مزاج مبارک میں تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، امت کو ارشاد فرمایا کہ بڑھا چڑھا کر میری تعریف مت کرنا۔ بہت سے آدمیوں

کے ساتھ چلتے تو دوسروں سے پیچھے رہتے۔ جو سامنے آتا اس کو پہلے خود سلام کرتے۔ اگر کوئی غریب آتا یا کوئی بڑھیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تو سڑک کے ایک کنارے پر سننے کیلئے کھڑے ہو جاتے یا بیٹھ جاتے، اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اُس کی بیمار پُرسی فرماتے، کسی کا جنازہ ہوتا تو اس میں شرکت فرماتے، کوئی بھی آدمی دعوت کرتا قبول فرما لیتے، کوئی جَو کی روٹی یا بے مزہ چربی ہی کھلاتا تو دعوت سے عذر نہ فرماتے، زبان مبارک سے بیکار بات نہ نکالتے، سب کی دلجوئی فرماتے، ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے، ظالموں، شریروں کے شر سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے، مگر ان کے ساتھ اسی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے، ہر کام کو نظم وضبط سے کرتے، بیٹھتے اٹھتے خدا کی یاد کرتے، کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے، اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے، ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص کا یہی خیال ہوتا تھا کہ مجھ سے سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ گھر پر آرام کرنے کیلئے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے، گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کر دیتے مثلاً بکری کا دودھ نکال لیا، اپنے کپڑے صاف کر لئے، اپنے کام تو اکثر اپنے ہاتھ ہی سے کیا کرتے تھے، کیسا ہی بُرا آدمی آپ کے پاس آتا اُس سے اچھی طرح ملتے تھے، اُس کی دل شکنی نہ فرماتے تھے۔

رخصت کرتے وقت کا معمول: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِینَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ

ترجمہ: میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں آپکا دین اور آپکی امانت اور آپکا آخری عمل۔"

خوشگواری اور ناگواری کی حالت: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ترجمہ: "تمام تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس کے انعام سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔"

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ترجمہ: "ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے تمام تعریفیں ہیں۔"

غصے کا ذکر: کسی دنیوی کام کے بگڑ جانے پر مثلاً کسی نے کوئی چیز توڑ دی یا کام بگاڑ دیا تو آپ کو غصہ نہ آتا تھا، البتہ اگر کوئی بات دین کے خلاف ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ آتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ لیا، کسی سے ناراضی کا اظہار فرماتے تو چہرہ موڑ لیتے تھے لیکن زبان سے سخت سست نہیں کہتے تھے۔

ذوقِ عبادت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے سوا کسی اور چیز سے تسلی نہ ہوتی تھی، اور معلوم ہوتا تھا کہ نماز کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے مشتاق اور منتظر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ

ترجمہ: میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔"

صحابہ کرام کا بیان ہے کہ ''جب کوئی پریشانی کی بات درپیش ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ساختہ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔''

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ''جب کبھی رات کو تیز ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پناہ لیتے، یہاں تک کہ ہوا تھم جاتی، اگر فلک میں کوئی تغیر مثلاً سورج گرہن یا چاند گرہن رونما ہوتا تو آپ نماز کی طرف رجوع فرماتے اور اس سے پناہ مانگتے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جاتا اور مطلع صاف ہو جاتا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ہر وقت مشتاق رہتے اور اس کے بغیر آپ کو اطمینان وسکون حاصل نہ ہوتا اور جب تک نماز نہ پڑھ لیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے کلی اور بے چینی برقرار رہتی، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے ''بلال! نماز کا اہتمام کرو اور ہمارے سکون کا سامان کرو۔''

دنیا سے بے رغبتی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

مَالِیْ وَ لِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا

ترجمہ: ''مجھے دنیا سے کیا سروکار، میرا دنیا سے واسطہ اتنا ہی ہے جیسے کوئی مسافر راہ میں تھوڑی دیر کیلئے کسی درخت کے سایہ میں دم لے لے پھر اپنی راہ لے اور اس کو چھوڑ کر چل دے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ چٹائی پر اس حالت میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر اس کے

نشان پڑ گئے تھے، یہ منظر دیکھ کران کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ”کیا بات ہے؟“ انہوں نے عرض کیا:

”یارسول اللہ! آپ اللہ کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں اور عیش کسریٰ اور قیصر کرر ہے ہیں۔“ یہ سن کر آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا: ”ابن الخطاب! کیا تمہیں کچھ شک ہے۔“ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ”یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا کی زندگی کے سارے مزے یہیں دیدیئے گئے ہیں۔“

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

”مجھے یہ گوارانہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین دن گذر جائیں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے ہاں باقی رہے، سوا اس کے کہ کسی دینی کام کیلئے میں اس میں سے کچھ بچا رکھوں، ورنہ اللہ کے بندوں میں میں اِس طرح اور اِس طرح دائیں بائیں اور پیچھے لٹادوں۔“

چہل حدیث

وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ و اَبِیْ سَعید الْخُدرِیِّ رضی اللّٰہ عنہما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِینَ حَدِیْثاً مِنْ اَمْرِ دِیْنِها بَعَثَهُ اللّٰہُ یَومَ الْقِیَامَۃِ فِی زُمْرَۃِ الْفُقَهَآءِ و الْعُلَمَآءِ ۔

وفی روایۃِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا : کُتِبَ فِیْ زُمْرَۃِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِیْ زُمْرَۃِ الشُّهَدَآءِ ۔

و فی روایۃ ابن مسعود رضی اللہ عنہ : وَ قِیْلَ لَہ : ادخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شِئْتَ ۔(الاربعین للنووی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میری امت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن علماء اور شہداء کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا"۔

❶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (رواہ البخاری ۲/۱ و مسلم ۱۴۰/۱)
"سارے اعمال نیت سے ہیں۔" (یعنی اعمال اچھی نیت سے اچھے اور بری نیت سے برے ہو جاتے ہیں)

❷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ (رواہ البخاری ۸۷/۲ و مسلم ۲۶۶/۱)
"اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو"

❸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :
اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ (رواہ مسلم ۴۰۷/۲)
"دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔"

❹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ (رواہ مسلم)
"ہر بدعت گمراہی ہے۔"

❺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (رواہ مسلم)
"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔"

❻ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ (رواہ البخاری ۶/۱)
"مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

❼ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ (رواہ البخاری ۳۳۲/۱)

''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔''

❽ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (رواہ البخاری ۱/۲ و مسلم ۱/۵۰)

''کوئی بندہ اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

❾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ (رواہ البخاری ۱/۱۶۶ و مسلم ۲/۲۱۳)

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:

۱۔سلام کا جواب دینا۔ ۲۔مریض کی مزاج پرسی کرنا۔ ۳۔ جنازہ کیساتھ جانا۔

۴۔اسکی دعوت قبول کرنا۔ ۵۔چھینک کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰهُ کہہ کر دینا۔''

❿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ (رواہ البخاری ۲/۱۰۹۷ و مسلم ۲/۲۵۵)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

⓫ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ (رواہ مسلم ۲/۳۲۲)

''جو شخص نرمی (ونرم عادت) سے محروم رہا وہ تمام تر بھلائی سے محروم رہا۔''

⓬ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ (رواہ البخاری ۲/۹۰۵ و مسلم ۲/۴۱۳)

''مؤمن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔'' (یعنی ایک جگہ سے دوبارہ نقصان نہیں اٹھاتا)

⑬قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (رواہ مسلم ۱/۱۱۸) ”پاکی آدھا ایمان ہے۔“

⑭قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (رواہ البخاری ۱/۵۰۱ و مسلم ۲/۲۴۸)

”میں آخری پیغمبر ہوں' میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔“

⑮قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً (رواہ مسلم ۱/۱۷۵)

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

⑯قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا (رواہ مسلم ۱/۲۳۶)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں اور ناپسندیدہ جگہ بازار“۔

⑰قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ (رواہ البخاری ۱/۳۹۵ و مسلم ۱/۷۴)

”اور جان لو کہ جنت تلواروں کی چھاؤں میں ہے۔“

⑱قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ وَ لَمْ یَغْزُ وَ لَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِفَاقٍ (رواہ مسلم ۱/۱۴۱)

”جو شخص اس حال میں مرا کہ کبھی نہ جہاد کیا' نہ ہی دل میں اس کا ارادہ کیا تو اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی۔“

⑲قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ (رواہ البخاری ۲/۲۴۹)

''اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُن میں اکثر لوگ دھوکے میں مبتلا ہیں (یعنی ان کی قدر نہیں کرتے) ایک صحت وتندرستی، دوسری فراغت''

⑳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَ عَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ وَ يَبْقٰى عَمَلُهٗ (رواہ مسلم ۲/۴۰۷)

''مرنے والے کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں: ۱۔اہل وعیال ۲۔مال ۳۔عمل ۔اہل وعیال اور مال واپس ہو جاتے ہیں اور اعمال (اچھے ہوں یا بُرے) ساتھ رہتے ہیں۔''

㉑ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ (رواہ البخاری ۲/۸۹۶)

''میری پوری امت معافی کے قابل ہے مگر علانیہ گناہ کرنیوالوں کو معاف نہیں کیا جائیگا''

㉒ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (رواہ البخاری ۲/۸۹۵ و مسلم ۱/۷۰) ''چغل خور (ابتداءً) جنت میں نہ جائیگا۔''

㉓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (رواہ البخاری ۲/۸۸۵ و مسلم ۲/۳۱۵) ''(رشتہ داروں سے) تعلق ختم کرنیوالا (ابتداءً) جنت میں نہ جائیگا''

㉔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ (رواہ البخاری ۲/۸۹۷ و مسلم ۲/۳۱۶)

''مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ (کسی دنیاوی رنجش کی وجہ سے) تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے بولنا چھوڑ دے۔''

㉕ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (رواہ مسلم ۱/۵۰)

''وہ شخص (ابتداءً) جنت میں نہ جائیگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔''

۲۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: آیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَاحَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (رواہ البخاری ۱/۱۰ و مسلم ۱/۵۶)

''منافق کی تین نشانیاں ہیں: ۱۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ ۲۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ۳ جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔''

۲۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّ لَا تَصَاوِیْرُ (رواہ البخاری ۲/۸۸۰ و مسلم ۲/۲۰۰)

''اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے جس میں کتیا (جاندار کی) تصویریں ہوں''

۲۸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَقَاطَعُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَ لَاتَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَ کُوْنُوْا عِبَادَاللّٰہِ اِخْوَانًا کَمَا اَمَرَکُمُ اللّٰہُ (رواہ البخاری ۲/۸۹۶ و مسلم ۲/۳۱۶)

''آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے بے رخی نہ کرو، آپس میں بغض اور حسد نہ رکھو، اے اللہ کے بندو سب بھائی بھائی بن کر رہو، جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔''

۲۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ (رواہ البخاری ۲/۸۸۵ و مسلم ۲/۳۱۵)

''جنت میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جسکے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو۔''

۳۰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَآ اَسْفَلَ مِنَ

الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ (رواہ البخاری۲/۸۶۱)

"ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے ہیگا وہ جہنم میں جائیگا" (یہ مردوں کیلئے وعید ہے)

۶۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواہ البخاری۱/۳۳۱)

"ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔"

۶۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِکُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

(رواہ البخاری۲/۹۰۳ومسلم۲/۳۲۶)

"پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔"

۶۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: اَلْکَبَآئِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ (رواہ مسلم۴۴)

"کبیرہ گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی بے گناہ کو قتل کرنا اور جھوٹی شہادت (گواہی) دینا ہیں۔"

۶۴ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ (رواہ البخاری۲/۸۸۵ومسلم۲/۲۱۵)

"سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے دن (جاندار کی) تصویر بنانیوالے ہونگے۔"

۶۵ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ (رواہ البخاری۲/۸۷۴)

''جو مرد عورتوں کے ساتھ اور جو عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔''

(۳۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ (رواہ البخاری ۲/۹۰۴)

''جب حیا (شرم) نہ ہو تو جو چاہو کرو۔'' (یعنی جب حیا ہی نہیں تو ساری برائیاں برابر ہیں)

(۳۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَآ يُّهَا النَّاسُ ! تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْٓ اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِاْۃَ مَرَّةٍ (رواہ مسلم ۲/۳۴۶)

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع (توبہ واستغفار) کرو، میں دن میں سو مرتبہ اس کی طرف رجوع (استغفار) کرتا ہوں۔''

(۳۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّکَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ (رواہ البخاری ۲/۹۴۹)

''دنیا میں ایسے رہو، جیسے کوئی مسافر یا راہ گزر (راستہ طے کرنیوالا) رہتا ہے۔''

(۳۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: "مَالِيْ مَالِيْ" قَالَ: وَهَلْ لَّکَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَّالِکَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَ بْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَ مْضَيْتَ (رواہ مسلم ۲/۴۰۷)

''انسان کہتا ہے ''میرا مال، میرا مال'' حالانکہ اس کا مال تو صرف وہی ہے جو کھالے، پہن لے اور صدقہ کردے۔'' (باقی تو سب وارثوں کا ہے)

(۴۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا (رواہ البخاری: ۲/۹۶۱) ''تمام اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔''

چالیس جامع دُعائیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان نہایت رحم والا ہے

❶ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ (آمین)

"سب تعریفیں اس خدا کو لائق ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔ جو بے حد مہربان نہایت رحمت والا ہے۔ جو روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ چلا۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے اپنا فضل کیا ہے وہ لوگ وہ ہیں جن پر نہ غضب نازل کیا گیا اور نہ وہ راہ سے بے راہ ہوئے۔"

❷ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲: ۲۰۱)

"اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی خیر و خوبی عطا فرما اور آخرت میں بھی خوبی و بھلائی عطا کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

❸ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَ ہَبۡ لَنَا مِنۡ

لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (۳: ۸)

''اے ہمارے رب جب تو ہم کو ہدایت دے چکا تو اب ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر۔ اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا فرما ۔بے شک تو بڑا ہی دینے والا ہے۔''

۴ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَاوَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۷: ۲۳)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہم کو معاف نہ کرے گا اور تو ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم یقیناً تباہ و برباد ہو جائیں گے۔''

۵ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِماً وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (۱۲: ۱۰۱)

''اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھ کو فرماں برداری کی حالت میں یعنی اسلام پر وفات دے ۔اور مجھ کو مرنے کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔''

۶ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (۱۷: ۲۴)

''اے میرے رب جس طرح انہوں نے بچپنے میں میری پرورش کی ہے اس طرح تو بھی ان دونوں پر رحم فرما۔''

۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۲۱: ۸۷)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو جملہ عیوب سے منزہ ہے۔ بیشک میں ہی قصوروار ہوں۔''

۸ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (۲۵: ۷۴)

"اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔"

⑨ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ (۱۹:۲۷)

"اے میرے رب مجھے اس بات پر قائم رکھ کہ میں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں۔ اور نیز یہ کہ میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جن کو تو پسند کرتا ہو۔ اور مجھ کو اپنی رحمت سے تو اپنے نیک بندوں میں شامل رکھیو۔"

⑩ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۵۹ : ۱۰)

"اے ہمارے پروردگار! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت کر چکے ہیں اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں بغض و عداوت کو جگہ نہ دے۔ اے ہمارے پروردگار! بے شک تو بڑی شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔"

⑪ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ، اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ (نسائی، حاکم، بزار، طبرانی عن انسؓ)

"اے (ہمیشہ سے) زندہ اے (سب کو) تھامنے والے۔ آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر آپ سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست فرما دیجئے اور مجھے پلک جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کیجئے۔"

⑫ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ
(ابوداود، نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ، حاکم عن معاذؓ)

"اے اللہ: اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور عمدہ طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد کیجئے۔"

⑬ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا
(طبرانی، احمد حاکم، ابن ماجہ، ابن السنی عن ام سلمہؓ)

"اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق اور علم نافع اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔"

⑭ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ
(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن عائشہؓ)

"اے اللہ آپ یقیناً بہت معاف کرنے والے ہیں، معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔ لہٰذا مجھے بھی معاف فرما دیجئے۔"

⑮ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ (بخاری مسلم عن انسؓ)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں فکر و تشویش سے اور رنج و غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے۔"

⑯ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ　(مسلم، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کئے اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔"

⑰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ
(نسائی، ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے علم اور اپنے جہل کے شر سے۔"

⑱ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ (مسلم، ابوداود، نسائی عن ابن عمرؓ)

"اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں آپ کی نعمت کے چلے جانے سے اور آپ کی (عطاء کی ہوئی) عافیت کے پلٹ جانے سے اور آپ کی ناگہانی پکڑ سے اور آپ کی تمام تر ناراضیوں سے۔"

⑲ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ (ترمذی، ابوداود، نسائی، حاکم عن شکل بن حمید)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور اپنی آنکھوں کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی (ناجائز شہوت) کے شر سے۔"

⑳ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃؓ)

"اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں فقر و فاقہ سے اور ذلت (و رسوائی) سے اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں ظالم یا مظلوم بننے سے۔"

㉑ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ (وَالْاَدْوَآءِ) (ترمذی بزار، ابن حبان طبرانی، حاکم عن قطبہ بن مالکؓ)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں برے اخلاق و اعمال، نفسانی خواہشات اور امراض سے۔"

㉒ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ (ابن ابی شیبہ حاکم عن ابن مسعودؓ وغیرھما عن غیرہ)

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس دعا سے جو (آپ کے حضور) قبول نہ ہو اور اس (حریص) نفس سے جو سیر نہ ہو۔''

۲۳ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡبَرَصِ وَالۡجُنُوۡنِ وَ الۡجُذَامِ وَ سَیِّئِ الۡاَ سۡقَامِ (ابوداود، نسائی عن انسؓ)

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں برص سے اور جنون سے اور جذام (کوڑھ) سے اور (تمام) برے امراض سے۔''

۲۴ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ جِدِّیۡ وَ ھَزۡلِیۡ وَ خَطَئِیۡ وَ عَمۡدِیۡ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنۡدِیۡ (بخاری، مسلم عن ابی موسیٰؓ)

''اے اللہ! وہ (تمام) گناہ معاف فرما دیجئے جو سچ مچ (واقعی) مجھ سے سرزد ہوئے اور جو ہنسی مذاق میں مجھ سے سرزد ہوئے جو بے قصد وارادہ مجھ سے سرزد ہوئے اور جو قصد وارادہ سے سرزد ہوئے، اور (میں اعتراف کرتا ہوں کہ) یہ سب مجھ ہی سے ہوا۔''

۲۵ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الۡقُلُوۡبِ صَرِّفۡ قُلُوۡبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ

(مسلم، نسائی عن عبداللہ بن عمرؓ)

''اے اللہ! دلوں کو پھیر دینے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت (و فرمانبرداری) کی طرف پھیر دیجئے۔''

۲۶ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ الۡھُدٰی وَ التُّقٰی وَ الۡعَفَافَ وَ الۡغِنٰی

(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعودؓ)

''اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ (و پرہیزگاری) اور عفت و پاکدامنی اور استغناء (و بے نیازی) کا سوال کرتا ہوں۔''

۲۷ یَا مُقَلِّبَ الۡقُلُوۡبِ ثَبِّتۡ قَلۡبِیۡ عَلٰی دِیۡنِکَ (ترمذی، احمد، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی)

"اے دلوں کو پلٹ دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھئے۔"

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ وَ الْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو۔ اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لئے میری جان اور میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب بنا دیجئے۔"

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ (نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم عن ابن مسعودؓ)

"اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو (کبھی) ختم نہ ہو۔ اور جنت کے اعلیٰ درجہ جنت الخلد میں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مانگتا ہوں۔"

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ نَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّ رَحْمَةً مِّنْکَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا (نسائی، احمد، حاکم، طبرانی)

"اے اللہ! میں آپ سے ایمان کے ساتھ صحت اور حُسنِ اخلاق کے ساتھ ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ اور ایسی کامیابی مانگتا ہوں جس کے بعد آپ فلاح (دارین) عطا فرمائیں۔ اور آپ کی خاص رحمت و عافیت اور آپ کی

خاص مغفرت اور رضا (وخوشنودی) کا سوال کرتا ہوں۔''

(۶۱) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ
(ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، بیہقی عن ابی ہریرہؓ)

''اے اللہ! آپ نے جو مجھے علم عطا فرمایا ہے اس سے مجھے نفع دیجئے اور مجھے علم نافع عطا کیجئے اور میرے علم میں اضافہ کیجئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(۶۲) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ (احمد۔ابن حبان، حاکم، طبرانی عن بسر بن ارطاۃؓ)

''اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا انجام بہتر کر دیجئے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دیجئے۔''

(۶۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ (حاکم، طبرانی عن عمرؓ)

اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے قطعی اسباب اور آپ کی مغفرت کے یقینی ذرائع اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی میں حصہ اور جنت کی (بشارت و) کامیابی اور جہنم کی آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(۶۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّ لَا فَاضِحٍ (طبرانی، بزار عن عبداللہ بن عمروؓ)

''اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ زندگی اور صحیح (وموزوں) موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت ورسوائی نہ ہو۔''

۶۵ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ (احمد، ابویعلیٰ عن ام سلمہؓ)

"میرے پروردگار! میری مغفرت فرما دیجئے۔ اور مجھ پر رحمت کیجئے اور مجھے سیدھی راہ چلایئے۔"

۶۶ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ (طبرانی فی الکبیر والاوسط عن فضالۃ بن عبیدؓ)

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فیصلہ پر راضی رہنے کا۔ اور موت کے بعد خوشگوار زندگی کا۔ اور آپ کے دیدار کی لذت اور آپ کی ملاقات کے شوق کا۔ جو کسی تکلیف دہ نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے بغیر حاصل ہو۔"

۶۷ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ (مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

"اے اللہ! میرا دین سنوار دیجئے جو میرے ہر کام کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور میری دنیا سنوار دیجئے جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت سنوار دیجئے جہاں مجھے لوٹنا ہے، اور میری زندگی کو ہر خیر (ونیکی) میں ترقی کا ذریعہ بنا دیجئے اور میری موت ہر شر (وفتنہ) سے نجات کا ذریعہ بنا دیجئے۔"

۶۸ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ (بخاری عن ابن عمرؓ)

"اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت (کی موت) عطاء کیجئے اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت دیجئے۔"

۳۹ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَاتُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ

(نسائی، بزار، ابو یعلی، ابن حبان، ابن خزیمہ، ابن السنی، حاکم عن سعد بن ابی وقاصؓ)

"اے اللہ مجھے وہ افضل (اور بزرگ ترین) نعمت عطاء کیجئے جو آپ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔"

۴۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی، طبرانی عن ابی امامہؓ)

"اے اللہ! ہم آپ سے وہ تمام خیریں اور بھلائیاں مانگتے ہیں جو آپ سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں۔ اور ان تمام شرور (و فتن) سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں جن سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اور آپ ہی مددگار ہیں۔ اور آپ پر ہی ہمیں منزل مقصود تک پہنچانا ہے۔ اور طاقت وقدرت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔"

خاص اوقات کی مسنون دعائیں

صبح وشام کی چند دعائیں

❶ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے تو اسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا"

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عثمانؓ)

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی صبح وشام یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(مسلم، ترمذی، دارمی ابن السنی، معجم اوسط عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اللہ کے کامل التاثیر کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کی شرارتوں سے۔"

❸ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھکر (سورۂ حشر کی) یہ آخری تین آیات پڑھے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے تو شہادت کا ثواب حاصل کرے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادے گا جو صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات مر جائے گا تو شہادت کا ثواب حاصل کرے گا۔"

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ o هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ o هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o (ترمذی، دارمی، ابن السنی، عن معقل بن یسارؓ)

ترجمہ: "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو سننے والا ہے جاننے والا ہے شیطان مردود سے، وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنیوالا ہے، غالب ہے، دبدبے والا ہے، بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جن کو لوگ شریک مقرر کرتے ہیں۔ وہ اللہ پیدا کرنیوالا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانیوالا ہے۔ اسی کے بہت اچھے اچھے نام ہیں تسبیح بیان کرتی ہے اس کی ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی غالب ہے دانا ہے۔"

④ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص صبح کو یہ آیات پڑھے اسے اس دن کے ان کاموں کا ثواب دیا جائیگا جو اس کی غفلت سے رہ جائیں اور جو شام کو پڑھے اسے رات کا پورا ثواب ملے گا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ٥ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ٥ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاط وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (ابوداود، ابن السنی، عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: ”پس اللہ ہی پاک اور لائق تعریف ہے جس وقت تمہاری شام اور صبح ہو اور وہی لائقِ حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر اور ظہر کے وقت بھی اُس کی تعریف ہے۔ نکالتا ہے وہ زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور تازگی بخشتا ہے زمین کو اس کے خشک ہو جانے کے بعد اور اسی طرح آخرت میں تمہیں قبروں سے نکالا جائے گا۔“

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہر صبح یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (سنن اربعہ، ابن حبان، ابوعوانہ، عن ابی ھریرہؓ)

ترجمہ : "اے اللہ! ہم آپ کی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور آپ کی قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور آپ کی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

❻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام اس دعا کا ناغہ نہیں فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَّوْعَاتِیْ ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

(ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت کی عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں اپنے دین ودنیا میں اور اپنے اہل (وعیال) اور مال میں، اے اللہ میرے عیوب کی پردہ پوشی کیجئے اور میرے (خوف و) خطرات کو امن سے بدل دیجئے، اے اللہ! میری حفاظت کیجئے میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں آپ کی عظمت (وکبریائی) کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ ناگہاں مصیبت میں ڈال دیا جاؤں (زمین میں دھنسا دیا جاؤں)"

❼ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح وشام یہ کلمات پڑھتے سنا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (ابوداؤد، نسائی، ابن السنی، عن ابی بکرۃؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرمایئے، اے اللہ! میری قوتِ سماعت میں عافیت وسلامتی عطا فرمایئے، اے اللہ! میری بینائی میں عافیت وسلامتی عطا فرمایئے، آپ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ اے اللہ! میں کفر سے اور فقر و فاقہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں“۔

❽ حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جو شخص تین بار صبح و شام اس دعا کو پڑھے اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے، یعنی اس کو انعام و اکرام سے نواز کر راضی وخوش فرمادیں گے۔

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صلّی اللّٰہ علَیْهِ وَسَلَّمَ) نَبِیًّا (مصنف ابن ابی شیبہ، ابن السنی، عن ابی سلامؓ)

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔“

❾ حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص یہ دعا (سیّد الاستغفار) صبح کو صدقِ

دِل سے پڑھے گا پھر اُسی دِن شام سے پہلے مر جائے وہ شخص جنّتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے وہ شخص جنّتی ہوگا“۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَاعَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری، نسائی، ترمذی، عن شداد بن اوسؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میری استطاعت ہے، آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے کئے کے شر سے، میں اپنے اوپر آپ کے (بے پایاں) احسانات کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھے بخش دیجئے کہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔“

⓾ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص صبح وشام سات بار یہ دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا کے تمام فکر دُور کر دیتا ہے:

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (ابن السنی، عن ابی الدرداءؓ)

ترجمہ: ”مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔“

وضو کی دعائیں

بعض کتابوں میں وضو کے دوران ہر عضو پر بسم اللہ، کلمۂ شہادت اور درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے، نیز ہر عضو پر پڑھنے کی الگ الگ دعائیں مذکور ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں، اس لئے انہیں شرعی معنی میں مسنون یا مستحب جاننا صحیح نہیں۔ ہاں یہ عقیدہ رکھے بغیر کوئی شخص یہ چیزیں پڑھتا رہے بلکہ کوئی سا ذکر کرتا رہے تو مضائقہ نہیں۔

صحیح احادیث سے صرف یہ چیزیں ثابت ہیں۔

❶ شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

❷ درمیان میں یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (نسائی، ابن السنی، عن ابی موسیٰؓ)

ترجمہ "اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے گھر میں وسعت دیجئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمایئے"۔

❸ آخر میں یہ دعائیں پڑھنا:

(۱) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابی ابن شیبہ عن ابن عمرؓ)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائی کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (ترمذی عن عمرؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ مجھے بہت توبہ کرنیوالوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنیوالوں میں شامل فرما دیجئے۔''

(۳) سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی حمد بیان کرتا ہوں، میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''

وضاحت: شہادتین پڑھتے ہوئے نظر آسمان پر رکھنا اور اس کے ساتھ انگلی اٹھانا کسی دلیل سے ثابت نہیں اس لئے اسے بھی مسنون یا مستحب سمجھنا درست نہیں۔

نماز کی دعائیں

تکبیر تحریمہ کے بعد: تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء کے علاوہ یہ دعائیں بھی منقول ہیں۔

❶ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا ط وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلاً (مسلم، ترمذی، نسائی)

ترجمہ: ''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے خوب زیادہ تعریف، اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح و شام۔''

❷ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری پیدا فرما دے جیسی دوری آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان پیدا فرما دی ہے۔ اے اللہ!

میرے گناہوں کو پانی سے، برف سے اور اولوں سے دھو دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔"

فائدہ: ان دونوں دعاؤں کا پڑھنا فرض نماز میں بھی مسنون ہے اس لئے کبھی ثناء کے بجائے ان میں سے کوئی دعا پڑھ لی جائے۔

رکوع میں پڑھنے کی دعائیں: رکوع میں تسبیح کے علاوہ درج ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے۔

❶ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ میری بخشش فرما۔"

❷ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ (مسلم)

ترجمہ: "بہت پاکیزہ اور مقدس ہے وہ ذات جو رب ہے فرشتوں کا اور روح کا۔"

❸ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ (مسلم، ابوداؤد و نسائی)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے آپ کیلئے ہی رکوع کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی کی فرماں برداری اختیار کی اور میرے کان، آنکھیں، مغز، ہڈیاں اور پٹھے تیرے سامنے جھک گئے۔"

قومہ میں پڑھنے کی دعا: قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ (بخاری، ابوداؤد و نسائی)

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! آپ ہی کیلئے تعریف ہے۔ بہت

زیادہ تعریف، پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔"

سجدہ میں پڑھنے کی دعائیں: سجدہ میں تسبیح کے علاوہ درج ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے۔

❶ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! اور آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری بخشش فرما۔"

❷ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ ، اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (مسلم)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی رضا وخوشنودی کے طفیل آپ کی ناراضی سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی عافیت کے طفیل آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کی رحمت کے طفیل آپ کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی حمدو ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا، آپ کے شایان شان تعریف وہی ہے جو آپ نے خود کی۔"

❸ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ (مسلم، ابوداود، نسائی)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے آپ کیلئے سجدہ کیا اور آپ پر ہی ایمان لایا اور آپ کی ہی فرماں برداری اختیار کی۔ میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور حسین صورت بنائی اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں، بابرکت ذات ہے اللہ تعالیٰ، سب سے بہتر بنانے والا۔"

❹ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجُلَّہٗ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ (مسلم، ابوداؤد)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے تمام کے تمام چھوٹے بڑے، اول و آخر، ظاہر و باطن گناہ بخش دیجئے۔"

سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کی دعا

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ترجمہ: "میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ذات کے سامنے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں اپنی طاقت و قوت کے ذریعے۔ سو اللہ بہترین بنانے والا ہے۔"

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں اسے کئی بار پڑھے۔ (ابوداؤد)

دو سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما اور میری بگڑی بنا دے اور مجھے رفعت عطا فرما۔

قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد پڑھنے کی دعائیں

❶ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں بخشتا، لہٰذا میری بخشش فرمایئے اور ایسی بخشش جو خاص آپ ہی کی جانب سے ہو اور مجھ پر رحمت فرمایئے، بیشک آپ ہی بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔''

۲ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے تمام وہ گناہ بخش دیجئے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو چھپ کر کئے اور جو ظاہر کئے اور جو کچھ میں نے زیادتی کی۔ اور وہ گناہ بھی جن کو آپ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں، آپ آگے بڑھانے والے اور پیچھے ہٹانے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

۳ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے، اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں مسیح دجّال کے فتنہ سے، اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔''

فرائض کے بعد پڑھنے کی دعا

جن فرض نمازوں کے بعد سنّتیں ہیں ان سے سلام پھیر کر دیر تک ذکر و دعا میں مشغول ہونا صحیح نہیں، بلکہ اذکارِ مسنونہ میں سے ایک آدھ چیز پڑھ کر فوراً سنتوں

میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ بقیہ اذکار سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے جائیں۔ البتہ فجر اور عصر کے بعد اگر چاہیں تو تمام اذکارِ ماثورہ پڑھ سکتے ہیں۔

فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی، مُعَوِّذَتَین (سُورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) اور تسبیحات کا حتی الامکان ناغہ نہ کیا جائے۔ تسبیحات مسنونہ یہ ہیں:

۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (مسلم، ترمذی، نسائی)

یا تینوں کلمات ۳۳، ۳۳ بار کہنے کے بعد ایک بار پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مسلم، ابوداود، نسائی)

اور درج ذیل اذکار میں سے جس قدر پڑھ سکیں:۔

❶ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ،اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ،اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (مسلم، سنن، اربعہ)

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! آپ سلامتی والے ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ملتی ہے، آپ کی ذات بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت واکرام والے۔“

تنبیہ: ان مسنون کلمات کے ساتھ بعض لوگ یہ اضافہ کردیتے ہیں ” وَاِلَيْکَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ “ ان کا کسی حدیث سے ثبوت نہیں، بلکہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَلَااَصْلَ لَهٗ بَلْ مُخْتَلَقٌ بَعْضِ الْقُصَّاصِ یعنی یہ اضافہ بے اصل اور بعض واعظین کا گھڑا ہوا ہے۔ (مرقاۃ ۲/ ۳۵۸)

❷ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (بخاری، نسائی)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ (اپنی ذات و صفات میں) اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کیلئے ہے ملک وسلطنت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❸ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں کوئی اس کا روکنے والا نہیں اور جو آپ روک دیں اس کا کوئی عطا کرنیوالا نہیں۔ اور کسی دولت مند کو اس کی دولت آپ کے مقابلہ میں فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

❹ اور نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ہ (طبرانی، احمد، ابن ماجہ)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق، علم نافع اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔''

❺ اور نماز مغرب و فجر کے بعد اٹھنے سے پہلے پہلے نماز ہی کی نشست پر دس دس بار یہ پڑھیں۔

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کیلئے ہے ملک وسلطنت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❷ اور انہی دونوں نمازوں کے بعد بات کرنے سے پہلے پہلے سات سات بار یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (مسلم، ابوداؤد، ابن حبان)

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے عذابِ جہنم سے اپنی پناہ میں رکھ۔''

نماز جنازہ کی دعائیں

نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے۔

❶ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن عوف بن مالکؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے اور اس کو معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ کو کشادہ فرما اور دھودے اس کو پانی سے اور برف سے اور اولوں سے اور اس کو صاف کردے خطاؤں سے جیسا کہ صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور (اے اللہ) اس کو دنیاوی گھر سے اچھا گھر بدلہ میں عنایت فرما اور اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے عطا فرما اور اسکی بیوی سے اچھی بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل

فرما اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اس کو پناہ میں رکھ۔"

❷ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ (ابوداؤد، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: "اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مُردوں کو اور حاضر رہنے والوں کو اور غائب رہنے والوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ! آپ جسے زندہ رکھیں ہم میں سے تو اس کو زندہ رکھئے اسلام پر اور جس کو آپ موت دیں ہم میں سے تو موت دیجئے ایمان پر۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔"

❸ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهَا (ابوداؤد، ابن ماجہ عن واثلہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ اس (میت) کے رب ہیں، آپ نے اس کو پیدا فرمایا اور آپ نے اس کو اسلام کی ہدایت دی اور آپ ہی نے اس کو وفات دی اور آپ اس کے ظاہری و باطنی احوال کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، ہم آپکے پاس اس کی سفارش کرنے آئے ہیں، پس آپ اس کو بخش دیجئے۔"

❹ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

ترجمہ: "اے اللہ! آپکا بندہ اور آپکی بندی کا بیٹا آپکی رحمت کا

محتاج ہے اور آپ اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہیں' اگر وہ اچھا تھا تو آپ اُس کی بھلائیوں میں زیادتی فرمائیے اور اگر وہ بُرے کام کرنے والا تھا تو آپ اس کو معاف فرما دیجئے''۔

دعائے استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو (مثلاً تجارت کرنا یا کسی تجارت میں حصہ لینا یا نکاح کرنا یا سفر کرنا وغیرہ) تو چاہئے کہ اپنے پروردگار سے خیر کی دعا کرے اور مشورہ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، ہر خیر و شر کا اس کو علم ہے، اس سے مشورہ لیا جائے گا تو وہ اپنے بندہ کو نفع کے راستے پر ہی چلائے گا، اس مشورہ لینے کو ''استخارہ'' کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دعائے استخارہ اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت ہو'' ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے مشورہ نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔''

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے، اس کے بعد اول و آخر حمد و ثناء اور درود شریف پڑھ کر خوب توجہ سے مندرجہ ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُ کَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

(بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبداللہ انصاریؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما، پھر میرے لئے اس میں برکت عطاء فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور بُرا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر اس پر مجھے راضی فرما۔“

وضاحت: جب لفظ ” ھٰذا الامر “ پر پہنچے تو اس وقت دل میں اسی کام کا تصور کرے جس کیلئے استخارہ کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے، جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے۔

اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد ختم نہ ہو تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے، ان شاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی نیک کام کرنا ہو مثلاً حج کیلئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں، بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں۔

دعائے حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ کی طرف کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَسْئَالُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ ذَنْبًا لِىْ اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِىَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ترمذی، حاکم، عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ)

ترجمہ: ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور اُن چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی مغفرت کو ضروری کر دیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو آپ کو پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔‘‘

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ (ابوداؤد،ترمذی،نسائی،عن انسؓ)

ترجمہ: ''میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، طاقت وقوت اللہ کی طرف سے ہے۔''

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بہتری طلب کرتا ہوں، اللہ کا نام لیکر ہم داخل ہوئے اور اللہ کا نام لیکر ہم نکلے اور خدا پر جو ہمارا پروردگار ہے، ہم نے بھروسہ کیا۔''

بازار میں داخل ہونے کی دعا

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن عمرؓ)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ملک وسلطنت ہے اور اسی کیلئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

شادی کی مبارکبادی

دولھا کو یوں مبارکبادی دے: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ (سنن اربعہ، ابن حبان، عن ابی ھریرہؓ)

ترجمہ: ''اللہ آپ کو برکت دے اور آپ دونوں پر برکت نازل فرمائے اور آپ دونوں کا خوب نباہ کرے۔''

جب نیا پھل سامنے آئے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے غلہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت دے۔''

آئینہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

ترجمہ: ''اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی اسی طرح میرے اخلاق بھی کر دیجئے۔'' (ابن حبان، داری، عن ابن مسعودؓ و عائشہؓ)

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

ترجمہ: ''اے اللہ! اس کو ہمارے اوپر مبارک ہونے کی حالت میں اور ایمان کے ساتھ نکلا ہوا رکھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں نکلا ہوا رکھ، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا

جب افطار کرنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے آپ ہی کیلئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر روزہ کھولا۔''

وضاحت: حدیث میں یہ دعا صرف اسی قدر ہے، اس سے زیادہ الفاظ (جو عوام میں مشہور ہیں) ثابت نہیں۔

اور جب افطار کر چکے تو یہ دعا پڑھے:

ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُاِنْ شَآءَ اللّٰهُ

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ)

ترجمہ ''پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ ثواب ثابت ہو گیا''

وضاحت: بعض کتابوں میں روزہ رکھنے کی دعا لکھی ہے:

''وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ''

یہ الفاظ بلکہ روزہ رکھنے کی کوئی دعا بھی حدیث سے ثابت نہیں۔

اگر کسی کے ہاں روزہ افطار کریں

اگر کسی کے ہاں افطار کریں تو انہیں یہ دعا دیں:

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ (ابن ماجہ، ابن حبان، عن عبداللہ بن الزبیرؓ)

ترجمہ: ”آپ کے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے آپ کا کھانا کھائیں اور فرشتے آپ پر رحمت بھیجیں۔“

شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ: ”اے اللہ بے شک آپ معاف فرمانے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے معاف فرما دیجئے۔“

مجلس کے گناہوں کا کفارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے، پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے ہیں وہ سب بخش دیئے جائیں گے۔“

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (ترمذی عن ابی ھریرہؓ)

ترجمہ: ”پاک ہیں آپ اے اللہ! اور اپنی خوبیوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں آپ کے سوا میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

اداءِ قرض کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترمذی، حاکم عن علی ابن ابی طالبؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعے آپ میری کفایت فرمایئے اور اپنے فضل کے ذریعے آپ مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دیجئے۔“

بارش طلب کرنے کی دعائیں

❶ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ رَائِثٍ (ابوداؤد، عن کعب بن عجرہ و جابرؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما مدد کرنے والی، جو مبارک ہو اور زیادہ ہو، نفع دینے والی ہو، ضرر دینے والی نہ ہو، جلدی ہو جائے، دیر لگانے والی نہ ہو (برسنے کے بعد) زمین میں ٹھہرنے والی ہو۔“

❷ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (ابوداؤد، عن عبداللہ بن عمرؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ فرما دے۔“

③ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا (ابوعوانہ عن سمرۃ بن جندبؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت و پھول بوٹے اور اس کا آرام وچین نازل فرما۔''

جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ہ (بخاری، مسلم عن انسؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پہاڑی نالوں پر اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔''

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے

① اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس سے پہلے عافیت دے۔''

② سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَآئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ط

(موطا موقوفا علی عبداللہ بن الزبیرؓ)

ترجمہ: ''پاکی بیان کرتا ہوں میں اس ذات کی جس کی تسبیح بیان کرتی ہے گرج اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے بھی تسبیح کرتے ہیں اس کے خوف سے۔''

جب تیز ہوا چلے

❶ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشہؓ)۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو لیکر یہ بھیجی گئی ہے۔ اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں میں اس ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو لیکر یہ بھیجی گئی ہے۔''

❷ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًاوَّلَاتَجْعَلْھَا رِیْحًا ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّ لَاتَجْعَلْھَا عَذَابًا (طبرانی فی المعجم فی الکبیر عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! اسے نفع والی ہوا بنا اور اسے نقصان والی نہ بنا۔ اے اللہ! اسے رحمت والی بنا اور اسے عذاب نہ بنا۔''

بیماری اور تکلیف کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّاشِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہؓ)

ترجمہ: ''دور کر دیجئے تکلیف اے پروردگار لوگوں کے! اور شفا بخشئے، آپ ہی شفا دینے والے ہیں، نہیں ہے شفا مگر آپ ہی کی طرف سے، ایسی شفا دیجئے جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔''

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو

تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہیں، پھر سات بار یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَاۤ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

(مسلم، سنن اربعہ، عن عثمان بن ابی العاصؓ)

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔''

جب دشمنوں کا خوف ہو

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(ابوداؤد، نسائی، عن ابی موسی الاشعریؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم آپ کو ان دشمنوں کے سینوں میں (تصرّف کرنیوالا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

جب کوئی مصیبت آئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا (مسلم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ: ''ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور مجھے اس کے عوض اس سے بہتر عطا فرما۔''

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً (ترمذی، عن عمرؓ وابی ہریرہؓ)

ترجمہ: ''سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔''

وضاحت: یہ دعا باآواز بلند پڑھنے کے بجائے دل میں پڑھی جائے تا کہ وہ مصیبت زدہ نہ سُنے' لیکن علماء نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اُس کے سامنے باآواز بلند پڑھے تا کہ اُسے عبرت ہو۔

زیارتِ قبور کے وقت پڑھنے کی دعائیں

❶ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ، نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن بریدہؓ)

ترجمہ: ''سلام ہو تم پر اے یہاں کے بسنے والو جو اہل ایمان اور اہل اسلام ہیں اور بیشک ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

❷ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ

سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: ''سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔''

حصول محبت الٰہی کیلئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیۡ یُبَلِّغُنِیۡ حُبَّکَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنۡ نَّفْسِیۡ وَاَهْلِیۡ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ (ترمذی، حاکم، عن ابی الدرداءؓ)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپکی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت تک مجھے پہنچا دے۔ اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دیجئے۔''

بہت وزنی، لیکن نہایت آسان وظیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان سے ان کا کہنا نہایت آسان ہے لیکن میزانِ عمل میں ان کا وزن بہت بھاری ہوگا۔'' وہ دو کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: ''پاک ہے اللہ سمیت اس کی تعریف کے، پاک ہے اللہ عظمت والا۔'' (بخاری و مسلم)

ضمیمہ

سو بڑے گناہ

جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی اوپر سے نیچے گرا دینے یعنی جنت سے جہنم میں لے جانے کیلئے کافی ہے مگر اللہ تعالیٰ جس پر فضل فرمائیں۔

وضاحت: وہ گناہ جن کا تعلق حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سے ہے۔ ان میں توبہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ یا تو جس بندے کا حق ہے اسے حق ادا کر دیا جائیگا یا وہ حق معاف کرا لیا جائے۔

❶ حقارت سے کسی پر ہنسنا۔

❷ کسی کو طعنہ دینا۔

❸ کسی کو بُرے لقب سے پکارنا۔

وضاحت۔ جیسے او اندھے' او لنگڑے' او موٹے' وغیرہ۔

❹ بدگمانی کرنا۔

وضاحت۔ یعنی کسی شرعی دلیل اور قوی ثبوت کے بغیر محض حالات و قرائن سے کسی کو برا سمجھنا۔

❺ کسی کا عیب تلاش کرنا۔

۶ غیبت کرنا یا غیبت سننا۔

وضاحت: یعنی کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر اس طرح کرنا کہ اگر وہ موجود ہوتا تو اسے یہ بات بری اور ناگوار معلوم ہوتی۔ مثلاً اس کی ایسی برائی ذکر کرنا یا اس سے تعلق رکھنے والوں (مثلاً بیوی بچوں یا سواری یا مکان وغیرہ) کی ایسی برائی ذکر کرنا جسے اگر وہ سنتا تو اسے ناگواری ہوتی اگرچہ حقیقت میں بھی وہ برائی اور عیب ان میں موجود ہو۔ خواہ (یہ برائی کا ذکر) زبان سے ہو یا ہاتھ کے اشارے سے مثلاً اس کے قد کے چھوٹے ہونے پر اشارہ کرنا یا لنگڑا کر چل کر اس کے لنگڑے ہونے پر اشارہ کرنا۔

۷ کسی کو بلا وجہ برا بھلا کہنا۔

۸ چغلی کھانا۔

وضاحت۔ یعنی ادھر کی بات ادھر لگا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑانا۔

۹ تہمت و بہتان لگانا۔

وضاحت۔ یعنی جو عیب کسی میں نہ ہو وہ اس کی طرف منسوب کرنا۔

۱۰ دھوکہ دینا۔

۱۱ عار دلانا۔

وضاحت۔ یعنی کسی کو اس کے کسی گزشتہ گناہ یا خطا کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا حالانکہ وہ اس سے توبہ کر چکا ہے۔ حدیث میں اس پر وعید ہے کہ "عار دلانے والے کو موت نہیں آسکتی جب تک کہ وہ خود اس (گناہ یا خطا) میں مبتلا نہ ہو جائے"۔

۱۲ کسی کے نقصان پر خوش ہونا۔

۱۳ تکبر کرنا۔

وضاحت۔ یعنی خود کو بڑا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا۔

⑭ فخر کرنا۔

وضاحت۔ یعنی اپنی بڑائی جتانا۔

⑮ ضرورت کے وقت قدرت کے باوجود دوسرے کی مدد نہ کرنا۔

⑯ کسی کے مال کا نقصان کرنا۔

⑰ کسی کی عزت اور آبرو کو صدمہ پہنچانا۔

⑱ چھوٹوں پر رحم نہ کرنا۔

⑲ بڑوں کی عزت نہ کرنا۔

⑳ اپنی مالی حیثیت کے موافق بھوکوں اور محتاجوں کی مدد نہ کرنا۔

㉑ کسی دنیوی رنج کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دینا۔

㉒ بلاضرورت کسی بھی جاندار (خواہ انسان ہو یا جانور) کی تصویر بنانا فوٹو کھینچنا یا کھنچوانا نیز اپنے گھروں اور کمروں میں کسی جاندار کی تصویر رکھنا یا دیوار وغیرہ پر لگانا۔

㉓ کسی کی زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا۔

㉔ تندرست اور صحت مند آدمی کا بھیک مانگنا۔

㉕ ڈاڑھی کٹا کر منڈانا یا ایک مُشت (مٹھی) سے کم کر دینا۔

وضاحت: ڈاڑھی تینوں طرف سے (یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے اور چہرہ کے دائیں طرف اور بائیں طرف سے) اپنے ہاتھ کی ایک مٹھی کی مقدار رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم کی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

(۲۶) عورتوں کا شرعی پردہ نہ کرنا۔

وضاحت: عورتوں کیلئے مندرجہ ذیل رشتہ دار نامحرم ہیں' اس لئے ان سے پردہ کرنا ضروری ہے: خالو' پھوپھا' چچا زاد بھائی' تایا زاد بھائی' ماموں زاد بھائی' خالہ زاد بھائی' پھوپھی زاد بھائی' بہنوئی' سسر کے علاوہ شوہر کے تمام مرد رشتہ دار (بالخصوص دیور اور جیٹھ)

(۲۷) مردوں کو عورتوں کا' عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا۔

(۲۸) کافروں اور فاسقوں کا لباس پہننا۔

(۲۹) زنا کرنا۔

(۳۰) چوری کرنا۔

(۳۱) ڈاکہ مارنا۔

(۳۲) جھوٹی گواہی دینا یا سچی گواہی کو چھپانا۔

(۳۳) یتیم کا مال کھانا۔

(۳۴) ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ان کو دکھ دینا' ستانا۔

(۳۵) ناحق قتل کرنا۔

(۳۶) جھوٹی قسم کھانا۔

(۳۷) رشوت لینا' دینا اور رشوت کے معاملہ میں پڑنا۔

وضاحت۔ البتہ جہاں بغیر رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے وہاں رشوت دینے والے کو گناہ نہ ہوگا لیکن رشوت لینا ہر حال میں حرام ہے۔

(۳۸) شراب پینا اور پلانا۔

۳۹ شراب بیچنا اور خریدنا۔

۴۰ جوا کھیلنا۔

۴۱ ظلم کرنا۔

۴۲ کسی کا مال یا اور کوئی چیز اس کی مرضی و اجازت کے بغیر لے لینا۔

۴۳ سود لینا اور دینا۔

۴۴ سود لکھنا اور سود کا گواہ بننا۔

۴۵ جھوٹ بولنا۔

۴۶ امانت میں خیانت کرنا۔

۴۷ وعدہ خلافی کرنا۔

۴۸ بلا عذر نماز قضاء کر دینا۔

وضاحت: یعنی کسی شرعی عذر اور مجبوری کے بغیر نماز اپنے وقت پر ادا نہ کرنا۔

۴۹ سنت مثلاً ڈاڑھی اور پگڑی وغیرہ کا مذاق اڑانا۔

۵۰ میدان جہاد سے بھاگنا۔

وضاحت۔ جبکہ مقابلہ کی قدرت موجود ہو۔

۵۱ لواطت (یعنی لڑکے سے بدفعلی) کرنا۔

۵۲ قطع رحمی کرنا۔

وضاحت۔ یعنی قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا۔

۵۳ رمضان میں بغیر کسی شرعی عذر اور مجبوری کے روزہ توڑ دینا۔

۵۴ ناپ تول میں کمی کرنا۔

۵۵ کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا۔

۵۶ زکوۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا۔
وضاحت۔ عذر اور بیماری کی صورتیں مستثنیٰ ہیں۔
۵۷ حج فرض ادا کئے بغیر مر جانا۔
وضاحت۔ اگر موت کے وقت وصیت کردی اور حج کا انتظام
چھوڑا تو اس کا گناہ نہ ہوگا۔
۵۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی ایسے قول (بات) یا فعل (عمل اور کام) کو قصداً منسوب کرنا جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی یا وہ کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔
۵۹ کسی صحابی رسول (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنا۔
۶۰ علماء کرام اور حفاظ قرآن کی توہین کرنا' انکو حقیر سمجھنا' یا انکو ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کرنا۔
۶۱ دیاثت' یعنی اپنی بیوی' بیٹی وغیرہ کو اپنے اختیار سے جان بوجھ کر حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر راضی ہونا۔
۶۲ قیادت' یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اس کیلئے دلالی کرنا۔
۶۳ باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا۔
وضاحت: یعنی قدرت کے باوجود نیکی کی تلقین کرنے اور برے کاموں سے روکنے کا اہم فریضہ انجام نہ دینا۔
۶۴ جادو سیکھنا اور سکھانا یا اس پر عمل کرنا۔
۶۵ قرآن مجید کو یاد کر کے بھلا دینا۔
وضاحت۔ یعنی باختیار خود لاپرواہی سے بھلادیں' کسی بیماری وضعف کی

وجہ سے ایسا ہوجائے وہ اس میں داخل نہیں اور بعض علماء نے فرمایا کہ نسیانِ قرآن جو گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جائے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

۶۶ کسی جاندار کو آگ میں جلانا۔

وضاحت۔ سانپ، بچھو وغیرہ کو جلانے کے سوا ان کی ایذا سے بچنے کی اگر کوئی اور صورت نہ ہو تو جلانے میں مضائقہ نہیں۔

۶۷ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

۶۸ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا۔

۶۹ مردار جانور کا گوشت کھانا۔

وضاحت: لیکن اگر کوئی شخص بھوک کی وجہ سے ایسی حالت پر پہنچ گیا کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان جاتی رہے گی تو ایسے شخص کیلئے جان بچانے کی نیت سے صرف اتنی مقدار کھانا جائز ہے جو جان بچانے کیلئے کافی ہو۔ پیٹ بھر کر کھانا یا جان بچانے کی مقدار سے زیادہ کھانا، یا لذت حاصل کرنے کی نیت سے کھانا ایسے مجبور شخص کیلئے بھی حرام ہے۔ غیر اضطراری حالت میں مردار جانور کا گوشت کھانا تو سب کیلئے حرام ہے۔

۷۰ مال میں اِسراف کرنا۔

وضاحت۔ یعنی مصلحت وضرورت سے زائد خرچ کرنا۔

۷۱ کوئی صغیرہ گناہ ہمیشہ کرتے رہنا۔

۷۲ گناہ کے کاموں پر کسی کی مدد کرنا یا کسی کو گناہ پر آمادہ کرنا۔

۷۳ دوسروں کو گانا سنانا یا خود سننا۔

۷۴ لوگوں کے سامنے ستر کھولنا۔

۷۵ کسی کے حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا۔

۷۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے افضل کہنا۔

۷۷ خودکشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو اپنے اختیار سے جان بوجھ کر تلف (ضائع اور ناکارہ) کرنا۔

وضاحت۔ خودکشی کا گناہ دوسرے کو قتل کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

۷۸ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا۔

۷۹ صدقہ دیکر احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا۔

۸۰ قضا وقدر (تقدیر) کا انکار کرنا۔

وضاحت: قضائے الٰہی اور تقدیر پر راضی رہنا فرض ہے۔ اس لئے جو بات تقدیر پر ناراضی اور غصہ پر دلالت کرے وہ حرام اور موجب کفر ہے۔

۸۱ اپنے امیر سے غداری کرنا۔

وضاحت: یعنی ملک میں اسلامی حکومت ہونے کی صورت میں وقت کے امیر المومنین سے بغاوت وغداری کرنا۔

۸۲ نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا۔

وضاحت: ''کاہن'' سے مراد وہ شخص ہے جو مستقبل میں ہونے والی چیزوں کے بارے میں خبر دے اور غیب کی باتیں جاننے کا دعویدار ہو جیسے یہ خبر دے کہ فلاں تاریخ کو بارش ہوگی وغیرہ اور ''نجومی'' (عرّاف) اس شخص کو کہتے ہیں جو

بعض حالات اور طریقوں کے ذریعہ بعض مخفی باتیں جاننے کا دعویدار ہو۔ مثلاً چور کا پتہ چلانا وغیرہ۔ خوب یاد رکھیں کہ غیب کی خبریں بتانے کے جتنے طریقے جاری ہیں ان پر اعتماد کرنا اور ان کی تصدیق کرنا شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۸۳ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے نذر مان کر جانور کی قربانی کرنا۔

۸۴ تہبند یا پاجامہ وغیرہ سے مردوں کا ٹخنے ڈھانپنا۔

وضاحت: مردوں کا ٹخنے ڈھانپنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ ہر وہ لباس جو اوپر سے نیچے کی طرف آ رہا ہو جیسے لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر، پینٹ وغیرہ اسے ٹخنے سے اوپر رکھنا واجب اور ضروری ہے۔ البتہ جو لباس نیچے کی طرف سے آئے مثلاً موزہ وغیرہ، اس سے ٹخنے چھپانا گناہ نہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ ٹخنے کھلے رکھنا صرف نماز ہی میں ضروری نہیں بلکہ جب بھی کھڑے ہوں یا چل رہے ہوں تو ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے ورنہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔ اس کے برخلاف عورتوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ عام حالات میں ہر وقت اپنے ٹخنے چھپا کر رکھیں۔

۸۵ کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی بری رسم نکالنا۔

۸۶ لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینا۔

۸۷ کسی مسلمان کو "بے ایمان" "کافر" "لعنتی" یا "خدا کا دشمن" کہنا۔

۸۸ بدنظری کرنا۔

وضاحت: یعنی نامحرم عورتوں کو دیکھنا، اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو دیکھنا یا اگر ڈاڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف دل مائل ہوتا ہے تو ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف

دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

۸۹ نامحرم عورت سے اختلاط رکھنا۔

وضاحت: خواہ اس کو دیکھنا یا اپنا دل خوش کرنے کیلئے اس سے باتیں کرنا یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھنا یا اس کو خوش کرنے کیلئے اپنے کلام کو آراستہ و نرم کرنا۔

۹۰ خود ناچنا یا ناچ کو دیکھنا۔

۹۱ ٹی وی، وی سی آر اور کیبل دیکھنا۔

۹۲ کسی سے مسخرا پن (اور مذاق) کر کے اسے بے عزت اور شرمندہ کرنا۔

۹۳ بھنگ کھانا، پینا۔

۹۴ کسی شرعی عذر اور مجبوری کے بغیر بیوی کو طلاق دینا۔

۹۵ ایک سے زائد بیویوں کے حقوق میں برابری نہ کرنا۔

۹۶ مشت زنی کر کے شہوت پوری کرنا۔

۹۷ حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا۔

۹۸ کسی جانور گائے، بکری وغیرہ سے بدفعلی کرنا۔

۹۹ بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے دیکھنا۔

۱۰۰ کسی دوسرے کے گھر جھانکنا اور بلا اجازت داخل ہونا۔
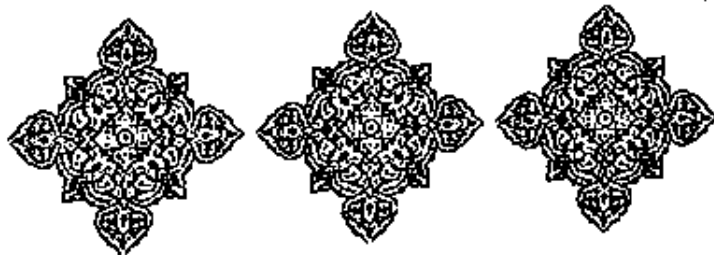
اضافہ

عافیت

ایمان کے بعد سب بڑی دولت

(حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی دامت برکاتہم العالیہ)

آج کے مشینی دور میں نت نئے امراض وآفات' ناگہانی حادثات اور طرح طرح کی پریشانیاں وباء عام کی شکل اختیار کرچکی ہیں۔ ہر شخص اپنی جگہ حیران و پریشان اور سرگرداں ہے۔ اس کا بنیادی سبب تو ہماری بداعمالیاں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے' وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کئے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگزر ہی کرتا ہے۔" (۴۲:۳۰) لیکن ان مصائب کے نزول میں بڑا دخل ہماری اس کوتاہی کا بھی ہے کہ ہم مصیبت کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ ہی اس سے عافیت وسلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ جبکہ عافیت ایک ایسی عظیم نعمت ہے جسے صحیح حدیث میں ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" اللہ تعالیٰ سے گناہوں

کی معافی اور عافیت وسلامتی کا سوال کرتے رہو، اس لیے کہ ایمان ویقین کے بعد کسی انسان کو عافیت سے بڑھ کر کوئی دولت عطا نہیں کی گئی"۔ (احمد، ترمذی، نسائی)

"عافیت" ایک ایسا جامع لفظ ہے جس میں ہر قسم کی ظاہری، باطنی، دنیوی، اخروی آفات و بلیات اور مکروہات ومصائب سے پناہ نیز دین ودنیا کی تمام بھلائیوں کی طلب واستدعا موجود ہے۔ مشہور محدث علامہ محمد طاہر فتنی رحمہ اللہ تعالیٰ اس لفظ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وھی متناولة لدفع جمیع المکروھات فی البدن والباطن فی الدین والدنیا والاخرة ...... وذلک لانه جامع لانواع خیر الدارین (مجمع بحار الانوار ۳/۶۳۲)

ایک صحابی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! افضل ترین دعا کونسی ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اپنے رب سے دنیا وآخرت کی عافیت وسلامتی اور معافی کا سوال کرو"۔ پھر وہ دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! افضل ترین دعا کونسی ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر وہ تیسرے دن آئے اور وہی سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا "جب تمہیں دنیا اور آخرت کی عافیت عطا کی گئی تو تم فلاح پاگئے"۔ (ترمذی)

مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس سے محبوب کوئی اور دعا نہیں کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔" (ترمذی، طبرانی، ھیثمی)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جو مصیبت میں مبتلا

تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا نہیں کرتے تھے؟" (بزار)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمائش کی
کہ "یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے جو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش
کرتا رہوں" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "چچا جان! اللہ تعالیٰ سے
دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کیجئے۔" (ترمذی)
عافیت کی اس ضرورت واہمیت کے پیش نظر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
موقع بموقع دعا عافیت کی امت کو تلقین فرمائی اور خود بھی اس کا اہتمام فرمایا: مثلاً
☆ قرآنی دعا: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّار (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کیجئے
اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کیجئے اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا لیجئے)
یہ دعا دونوں جہانوں کی عافیت وسلامتی اور خیر و بھلائی پر مشتمل جامع ترین
دعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگتے تھے۔ (بخاری ومسلم)
☆ راوی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کچھ لوگوں نے دعا کی درخواست کی تو
آپ نے انکے حق میں یہی دعا مانگی۔ انہوں نے مزید دعا کی فرمائش کی تو آپ نے فرمایا:
"میں دنیا وآخرت (کی عافیت وبھلائی) تو مانگ چکا مزید کیا چاہتے ہو" (تفسیر قرطبی 429/2)
☆ ایک صحابی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم! میں اپنے رب سے کن الفاظ میں سوال کروں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: "یوں کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (اے
اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے اور مجھ پر رحم کیجئے اور مجھے عافیت عطا کیجئے اور رزق

مرحمت فرمایئے)" ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں انگلیاں جمع فرما کر ارشاد فرمایا: "یہ کلمات تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جامع ہیں۔" (مسلم)

☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے خواہ وہ کیسی ہی مصیبت ہو۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس آزمائش سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فوقیت دی)

لیکن یہ دعا ذرا آہستہ سے پڑھیں تا کہ اس مصیبت زدہ کو سن کر افسوس نہ ہو۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک ناقص الخلقت شخص پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز ہو گئے پھر فرمایا: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ (میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں) (بیہقی) ☆ اذان و اقامت کے مابین قبولیت کا وقت ہے۔ حدیث پاک کی رُو سے اس وقت دعا رد نہیں ہوتی ایک صحابی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اس وقت ہم کس چیز کی دعا کریں"؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگو"۔ (ترمذی)

اس لیے علماء نے لکھا ہے کہ اس وقت یہ دعا کی جائے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی اور دنیا و آخرت کی عافیت و سلامتی کا سوال کرتا ہوں)"

(عافیت کی جامع ترین دعا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ (ابو داؤد ۲/ ۳۴۴' نسائی ۲/ ۲۷۲' ابن ماجہ ۲۸۴' حاکم ۱/ ۵۱۷' ابن حبان ۶/ ۲۳۵' طبرانی ۱۲/ ۲۶۳)

ترجمہ:۔ "اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ میں آپ سے اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کے معاملے میں' معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میری پردے کی چیزوں کو پردے میں رکھ اور گھبراہٹ کی باتوں سے مجھے امن میں رکھ' اے اللہ! میرے آگے اور پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما' اور میں اس بات سے تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ اپنے نیچے سے ناگہاں ہلاک کر دیا جاؤں۔"

اس جامع ترین دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین و دنیا' جسم و جان' اہل وعیال' مال و متاع غرض سب چیزوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کی ہے۔

اس دعا کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر اس دعا کا ناغہ نہ فرمایا ((حوالہ بالا) طبرانی کے الفاظ ہیں: حتى فارق الدنيا وحتى مات (کہ دنیا سے رخصتی اور یوم وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی پابندی فرمائی))

یہ نمونہ کی چند روایات ہیں ورنہ صاحب حصن حصین امام ابن جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول دُعاءِ عافیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "پچاس سندوں" سے منقول ہے۔

ان ارشادات نبویہ کے پیش نظر بلا امتیاز مرد و زن ہر مسلمان کو چاہئے کہ عافیت کی اس مستند اور جامع ترین دعا کو حرز جان بنا لے۔ بالخصوص آج کے فتنہ خیز اور پر آشوب دور میں تو اس دعا کی ضرورت واہمیت جس قدر بڑھ گئی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی، وسلام علی عبدہ الذین اصطفی

نماز دین کا ستون ہے، اس کو ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے ادا کرتے رہتے ہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ وہ ارکان مسنون طریقے سے ادا ہوں اس کی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں، حالانکہ ان ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، نہ محنت زیادہ ہوتی ہے، بس ذرا سی توجہ کی بات ہے۔ اگر ہم تھوڑی سی توجہ دے کر صحیح طریقہ سیکھ لیں، اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم نماز پڑھتے ہیں، اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے گی، اور اس کا اجر و ثواب بھی اور انوار و برکات بھی آج سے کہیں زیادہ ہوں گے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نماز کا ایک ایک عمل خوب توجہ کے ساتھ سنت کے مطابق انجام دینے کا بڑا اہتمام تھا، اور وہ ایک دوسرے سے سنتیں سیکھتے بھی رہتے تھے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر احقر نے اپنی ایک مجلس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس سلسلے میں جو غلطیاں رواج پا گئی ہیں ان کی تفصیل بیان کی تھی جس سے بفضلہ تعالیٰ سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ بعض احباب نے خیال ظاہر کیا کہ یہ باتیں ایک مختصر سے رسالے کی شکل میں آ جائیں تو ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ چنانچہ اس مختصر سے رسالے میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس کو آداب کے ساتھ ادا کرنے کی ترکیب بیان کرنی مقصود ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں، اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ نماز کے مسائل پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں بحمد اللہ شائع ہو چکی ہیں، یہاں نماز کے تمام مسائل بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف نماز کے ارکان کی ہیئت سنت کے مطابق بنانے کے لئے چند ضروری باتیں بیان کرنی ہیں اور ان غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ کرنی ہے جو آج کل بہت زیادہ رواج پا گئی ہیں۔

ان چند مختصر باتوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ نماز کی کم از کم ظاہری صورت سنت کے مطابق ہو جائے گی، اور ایک مسلمان اپنے پروردگار کے حضور کم از کم یہ عرض داشت پیش کر سکے گا کہ۔

ترے محبوب کی یا رب! شباہت لیکے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے، میں صورت لیکے آیا ہوں

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

احقر محمد تقی عثمانی

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کرلیجئے۔

(۱) آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگالینا بھی مکروہ ہے، اور بلاوجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

(۳) آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب ہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہیں۔ (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

غلط طریقہ

صحیح طریقہ

(۴) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

(۵) اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو آپ کی صف سیدھی رہے۔ سیدھی صف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے آخری نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے، اس طرح

غلط طریقہ

صحیح طریقہ

(۶) جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کرلیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے۔

(۷) پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس کا اطمینان کرلیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

(۸) ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے رہیں۔ بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

(۹) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے، جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

(۱) دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲) ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کرلیتے ہیں۔

بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پوری کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا اشارہ سا کردیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے

پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں۔ ان کو چھوڑنا چاہئے۔

(۳) مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

(۴) دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

(۱) اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سبحانک اللھم الخ، پھر سورۃ فاتحہ، پھر کوئی سورت پڑھیں، اور گر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحانک اللھم پڑھ کر خاموش ہو جائیں، اور امام کی قرءات کو دھیان لگا کر سنیں۔ گر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

(۲) جب خود قرءات کر رہے ہوں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیات پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں مثلاً الحمد للہ رب العالمین پر سانس توڑ دیں۔ پھر الرحمٰن الرحیم پر۔ پھر ملک یوم الدین پر۔ اس طرح پوری سورہ فاتحہ پڑھیں۔ لیکن اس کے بعد کی قرءات میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۳) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۴) جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا

کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے اس سے پرہیز کریں یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

(۵) جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

(۶) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں

(۱) اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائے نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔

(۲) رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے، بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔

(۳) رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہیئے۔

(۴) دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں، یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑلیں۔

(۵) رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہیئے۔ (۶) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ (سبحان ربی العظیم) کہا جاسکے۔

(۷) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۸) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

(۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

(۳) جو لوگ، کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے، کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہوجائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں

(۱) سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے۔ جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں۔ اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

(۲) جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہوگئی ہے۔ اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں۔ لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر (۱) اور نمبر (۲) میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

(۳) گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

سجدے میں

(۱) سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

(۲) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل ملی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (۳) انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔ (۴) کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں' کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۵) دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں' انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

(۶) کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

(۷) رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں' پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

(۸) پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے زمین سے نہ اٹھے۔

(۹) دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو گئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کے بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں' وہ جتنی موڑ سکیں' اتنی موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۱۰) اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں' بعض لوگ اس طرح سجدے کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کیلئے بھی زمین پر نہیں ٹکتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجۃً نماز بھی نہیں ہوتی

اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔
(۱۱) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

(۱) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کرلینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے۔ (۲) بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرلیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہوجائیں۔ بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔
(۳) بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں، مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔ (۴) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔ (۵) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی

پڑھا جاسکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین

پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی

(۲) سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

(۳) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔ (۴) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔ (۵) اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔

قعدے میں

(۱) قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

(۲) التحیات پڑھتے وقت جب ''اشہد ان لا'' پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں، اور ''الا اللہ'' پر گرا دیں۔

(۳) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھے آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

(۴) ''الا اللہ'' کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

(۱) دونوں سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آئیں۔

(۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۳) جب دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں تو نیت یہ کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں اُن کو سلام کر رہے ہیں۔ اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعاء کا طریقہ

(۱) دعاء کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

(۲) دعاء کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

خواتین کی نماز

اوپر نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے، لہٰذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔

بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ ان کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔ یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا

سکتی تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

(۲) خواتین کیلئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

(۳) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی اٹھانے چاہئیں۔ دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔ (بہشتی زیور)

(۴) عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

(۵) رکوع میں عورتوں کیلئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں۔ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔ (طحاوی علی المراقی ص ۱۴۱)

(۶) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں لیکن عورتوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں۔ یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

(۷) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیئے۔ (درمختار)

(۸) مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

(۹) عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے۔ خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ (بہشتی زیور)

(۱۰) سجدے میں جاتے وقت مردوں کیلئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں' لیکن عورتوں کیلئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جا سکتی ہیں۔

(۱۱) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں' نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔ (۱۲) مردوں کیلئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے' لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمختار)

(۱۳) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کیلئے جب بیٹھنا ہو تو کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں' سرین دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(۱۴) مردوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت میں چھوڑ دیں' نہ بند کرنے کا اہتمام کریں' نہ کھولنے کا لیکن عورت کیلئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں' یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے رکوع میں بھی' سجدے میں بھی' دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

(۱۵) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کیلئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

مفتی محمد صاحبؒ صادق آبادی
کی دیگر مفید عام اصلاحی کتب

مسنونؒ اعمالؒ واذکار

قرآن وحدیث سے منتخب ایسے جامع مسنون اعمال واذکار کا مجموعہ جونہایت مختصر ہونے کے باوجود دین ودُنیا کی تمام حاجات کیلئے کافی ووافی ہیں

اکابر کا مقام تواضع

اکابر علماء دیوبند کی تواضع وانکساری اور شان عبدیت وفنائیت کے بصیرت افروز واقعات کا حسین گلدستہ ایک ایسی کتاب جس کا مطالعہ آپ کی زندگی کی کایا پلٹ سکتا ہے

صبروتحملؒ کی روشن مثالیںؒ

تاریخ اسلام اور سیر وسوانح سے نصیحت آموز واقعات کا مفید مجموعہ

اساتذہ کرام کے آداب وحقوقؒ

اساتذہ کرام کے ادب واحترام کے موضوع پر مفصل اور جامع کتاب دینی مدارس کے اساتذہ عظام اور طلبہ کرام کیلئے بہترین تحفہ

صادق آباد میں ملنے کا رابطہ نمبر
0301-6786271----0334-2717322

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240